﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:۷٤) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَکَ رَبُّکَ مَقاماً محمودا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۹/ مئی ۱۹۹۷ء شمارہ ۱۹

یکم محرم ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۹/ ہجرت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

کوئی شخص خدا کا سچا پرستار ہو ہی نہیں سکتا اگر خدا کی طرف منسوب ہوکر دوسروں کے خلاف نفرت کی تعلیم دے۔

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیاں آسمانی آواز ہیں ان کا زمینی ترجمہ انسان کو زیب نہیں دیتا

(محمود ہال لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس سوال وجواب)

(لندن) مورخہ ۲۷ اپریل ۹۷ء بروز اتوار شام ساڑھے چار بجے محمود ہال لندن میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام اردو دان حضرات کے لئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کرتے ہوئے امام مہدیؑ اور مسیح موعودؑ کے مقام پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا امت محمدیہ میں سے ہی ہونا لازمی تھا تاکہ وہ نبی اللہ ہوتے ہوئے اسلامی شریعت کے تابع اور خادم ہو۔ آپ نے اس ضمن میں بزرگان امت کے حوالہ جات بھی پیش کئے۔

اس مجلس میں سواپانچ بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لاکر رونق افروز ہوئے اور بلا توقف سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع فرمایا:

اس سوال کے جواب میں کہ عیسائی خدا تعالیٰ کو باپ کہتے ہیں جبکہ عورتیں آج کل خدا کے بارہ میں ماں کا امیج پیش کررہی ہیں، قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں کیا حقیقت ہے، حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے لفاظی کی بجائے فطرتی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اس نے رحمانیت کے تابع تخلیق بیان فرمائی ہے اور رحم کی مناسبت سے اسے مشابہت دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر رحم سے رشتہ کاٹو گے تو رحمانیت سے رشتہ کاٹو گے، یہ ایک دائمی سچائی ہے جس کو لفاظی کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم نے رحمان خدا کو پیش فرمایا ہے جو رحم میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مانگنے والا نہ ہو تو پھر بھی دے اور مانگنے والے پیدا کرے۔ پھر بعد میں اس کے ساتھ رحیمیت ہے جیسا کہ سورہ الفاتحہ میں ہے "الرحمٰن الرحیم"۔ حضور نے فرمایا کہ ماں کہنے سے زیادہ سے زیادہ نو ماہ کا تعلق ذہن میں آئے گا۔ حضور نے زندگی کی پیدائش کے آغاز سے لے کر اب تک کے ادوار کا تذکرہ بڑے حسین اور جامع انداز میں مثالوں سے مزین مختصر پیرایہ میں بیان فرمایا اور بتایا کہ خدا کے احسانات لامتناہی ہیں اور ان کا تصور باندھا نہیں جاسکتا۔

مباہلہ والی آیت پیش کر کے ایک دوست نے سوال کیا کہ اس میں بیٹوں کو لانے اور عورتوں کو لانے کا ذکر ہے جبکہ رسول کریم ﷺ کا کوئی بیٹا ہی نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل اس میں سب سے پیارے وجود پیش کرنے کا ذکر ہے اس لئے لفظوں کی بحث میں نہیں الجھنا چاہئے۔

بقیه صفحه ۲ پر ملاحظه فرمائیں

عمل صالح دعا کی تائید میں ہو تو پھر خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے گا

نیک اعمال ہی ہیں جو دراصل بدیوں کو دور کرنے کی ضمانت ہوا کرتے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵/ اپریل ۱۹۹۷ء)

لندن (۲۵/ اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ الشوریٰ کی آیات ۲۶، ۲۷ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج ان آیات کے بعض اور پہلو آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ توبہ کے ساتھ گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا جہاں تک تعلق ہے لازم نہیں کہ تمام بدیاں اس لحہ مٹ چکی ہوں۔ پس توبہ کے بعد نئی مکمل صالح زندگی معاً عطا نہیں ہوا کرتی۔ اس کے ذریعہ نئی جدوجہد کا آغاز ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب خدا عفو کرتا ہے تو ایک تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا نظر انداز فرماتا ہے اور ان بدیوں کے عواقب سے بچاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ خدا انہیں مٹادیتا ہے لیکن کیسے مٹتی ہیں۔ کیا از خود مٹتی ہیں یا انسان کو بھی اس کے لئے جدوجہد کرنا ہوتی ہے۔ حضور نے آیت قرآنی "ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی ......الخ کے حوالہ سے بتایا کہ برائیوں کو دور کرنے کا سلسلہ دعا سے شروع ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ دعا مشرق کی ہو اور عمل مغرب کے۔ عمل صالح دعا کی تائید میں ہو تو پھر خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ محض گزشتہ گناہوں سے توبہ کافی نہیں جب تک اپنی زندگی کو نیک اعمال سے بھر نہ دو اور نیک اعمال ہی ہیں جو دراصل بدیوں کو دور کرنے کی ضمانت ہوا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا "یزید هم من فضله"۔ اس کا ایک معنی یہ کیا جاتا

باقی صفحه نمبر 16 پر ملاحظه فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم وتربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی وبصری سے یا شعبہ آڈیو وڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی وڈیو حاصل کرسکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:-

ہفتہ ۱۹/ اپریل ۱۹۹۷ء

معمول کے مطابق آج بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ چونکہ آج عید کا اگلا دن تھا اس لئے بچے خوبصورت رنگارنگ لباسوں میں ملبوس اپنے آقا کے گرد پروانہ وار جمع تھے۔ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور ایک نظم کے بعد عیدالاضحیہ کے متعلق تقریر ہوئی۔ پھر چینی کھیل اور چینی نغمہ پیش کیا گیا۔ پھر ٹرکش نغمہ بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا جسے سب حاضرین نے خوب داد تحسین دی۔ آخر میں بیت بازی کا پروگرام ہوا۔

اتوار ۲۰/ اپریل ۱۹۹۷ء

آج انگریزی بولنے والے افراد کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ قارئین کے استفادہ کے لئے سوالات اور جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

☆ جسم کو چیرنے پھاڑنے (Disection) کی کہاں تک اجازت ہے؟

حضور انور نے اس سلسلہ میں قرآنی راہنمائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حمل کے دوران ۹ ماہ کی انسانی زندگی میں ارتقاء کے مشاہدات انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں تو باقی ارتقاء کا کیا حال ہوگا۔ مردہ لاش پر ہی نہیں بلکہ زندگی بچانے کے لئے دوسری زندگی کو نقصان پہنچائے بغیر ٹرانسپلانٹ بھی جائز ہے۔

☆ ایک نوجوان نے موجودہ سوسائٹی کی لباس وغیرہ کے سلسلے میں آزادانہ بے راہروی پر اظہار پریشانی کرتے ہوئے لوگوں کے قول وفعل میں تضاد کے علاج پر استفسار کیا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایسے لوگ مغرب زدہ ہیں اور مسلمان نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے "لم تقولون مالا تفعلون۔ کبر مقتاً عندالله ان تقولوا ما لاتفعلون"۔

☆ سوال کیا گیا کہ سروگیٹ مدرز کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ سروگیٹ مدرز اور ٹسٹ ٹیوب بے بی میں فرق ہے۔ ٹسٹ ٹیوب بے بی میں ماں کا اپنا Ovum ہوتا ہے لیکن سروگیٹ تو گویا اس آدمی کے بن شادی دوسری بیوی ہے یعنی دوسری عورت کسی اور کے بچے کے لئے اپنا رحم پیش کرتی ہے جس کے نتیجے میں بچے میں اس عورت کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جذباتی طور پر بچے میں ماں کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے کئی مسئلے پیدا ہو جاتے ہیں اور بچہ یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ اس کا تعلق کس سے ہے، یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے اور قانون زندگی میں مداخلت ہے۔

☆ لوگ کہتے ہیں کہ ختنہ کی رسم مسلمانوں نے یہود سے لی ہے، یہ کہاں تک درست ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہودیوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی متابعت میں لیا ہے نہ کہ اپنے طور پر۔ قرآن مجید میں فیها کتب قیمة کا ارشاد ہے یعنی باقی رکھی جانے والی تمام گزشتہ تعلیمات قرآن کریم میں محفوظ کردی گئی ہیں۔ ختنہ کی مذہبی اتھارٹی وہی ہے جو Testament (عہد نامہ) میں تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسی سوسائٹی میں پیدا ہوئے جہاں اس حکم پر سختی سے عمل ہوتا تھا۔ اور اگر اب عیسائی ایسا نہیں کرتے تو وہ جواب دہ ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ نے منع نہیں کیا۔ لیکن عورت کا ختنہ منع ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ عورت کے ختنہ کی پریکٹس افریقہ میں لامذہب لوگوں میں پائی جاتی ہے اور اب خدا کے فضل سے جہاں بھی افریقہ میں احمدیت کا نفوذ ہوتا ہے یہ غیر فطرتی فعل نابود ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں حضور انور نے قدرے تفصیل سے وضاحت بھی فرمائی۔

ایک انگریز نے حضور انور کو بتایا کہ اب کرسچن سوسائٹی میں صحت کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے ختنہ کی رسم واپس آرہی ہے اور تقریباً ۱۹۳۰ء کے بعد سے یہ جاری ہے۔ حضور نے ان کی اس اطلاع پر شکریہ ادا نے کے بعد فرمایا کہ میرا یہ تاثر کہ اب عیسائیوں میں ختنہ مفقود ہے اس لئے تھا کہ کئی سوال وجواب کی محفلوں میں عیسائی سائل اس پریکٹس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ شاید سینٹ پال نے یہ دلیل دیتے ہوئے کہ شریعت ایک لعنت ہے، اس شرعی حکم کو منسوخ کردیا ہو۔

☆ انتقال خون کے بارے میں حضور کی رائے دریافت کی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کسی دوسری زندگی کو خطرہ میں ڈالے بغیر زندگی بچانے کے لئے انتقال خون کی اجازت دیتا ہے۔

بقیه صفحه ۲ پر ملاحظه فرمائیں

بقیہ مختصرات از صفحہ اول

سوموار ۲۱ر اپریل ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۲۰ نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی جو ۱۳ جون ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی۔ ایپس، اینٹی مونیم ٹارٹ، اینٹی مونیم کروڈ کا ذکر ہوا اور یہ کہ نوک دار ہتھیاروں کے زخموں کے لئے لیڈم اور آرنیکا بہت مفید ہے۔ نیز مچھر اور بچھو کے کاٹے کے لئے بھی لیڈم مفید ہے۔

ایپس اور ایپوسائنم میں فرق یہ ہے کہ ایپس میں پیاس نہیں ہوتی اور ایپوسائنم میں پیاس بہت ہوتی ہے اور اس کا جگر کے ساتھ بھی تعلق ہے۔ اسی طرح اگر بچے کا سر بڑھ رہا ہو یا اچانک بد خبر یا حسد کی وجہ سے فالج ہو جائے تو اس میں بھی ایپس بہت مفید ہے۔ للیئم نازک مزاج ہسٹریائی مزاج رکھنے والی خواتین جن کی نبض زیادہ تیز نہ ہو ان کے لئے مفید دوا ہے۔ کالی فاس یادداشت کو بحال کرنے کے لئے آزمودہ نسخہ ہے۔ حضور انور نے بہت سی کتب اور مصنفین کا ذکر کر کے فرمایا کہ کینٹ زیادہ مؤثر اور قابل اعتماد ہے۔

منگل ۲۲ر اپریل ۱۹۹۷ء

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۹۳ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الشعراء کی آیات ۲۱۱ تا آخر سورہ تک اور سورۃ النمل کی آیت ۱ تا ۲۱ کا ترجمہ اور اہم مقامات کی تشریح اور تفسیر بیان فرمائی۔

"والشعراء یتبعھم الغاوون" کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے ایک اور آیت قرآنی کے حوالے سے فرمایا کہ شعراء بھی شیاطین کی ایک قسم ہیں جن کی پیروی غاوین کرتے ہیں۔ لیکن آیت میں "الا" کے لفظ نے ایمان، عمل صالح اور ذکر اللہ کی شرط ساتھ لگا کر بعض شعراء کو مستثناء قرار دے دیا ہے۔

بدھ ۲۳ر اپریل ۱۹۹۷ء

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۱۲ میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النمل کی آیات ۷ تا ۲۸ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام نبوت پر تقرر اور آپؑ کا مرتبہ بیان فرمایا کہ آگ سے مراد ظاہری آگ نہیں تھی بلکہ شجر کے ایک کونے پر روشنی ہونے کا مطلب یہ تھا کہ آپ کلمہ طیبہ یعنی شریعت پر پوری طرح حاوی نہ ہو سکے صرف ایک کونہ آپ کو ملا اور آگ سے مراد اللہ کی محبت کی آگ بھی ہے۔

اسی طرح نو نشانات جو حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے مقابلہ کے لئے دیئے تھے اور منطق الطیر، ھدھد اور النمل اور نملہ کی اصطلاحات کی تفسیر بیان فرمائی اور حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احسان ہے کہ آپ امت مسلمہ کو مولویوں کی بیان کردہ جہالت کی تاریکیوں سے آنحضرت ﷺ کے نور کی طرف لائے۔

جمعرات ۲۴ر اپریل ۱۹۹۷ء

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۲۱ جو ۱۴ جون ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک ۲۵ر اپریل ۱۹۹۷ء

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس مجلس میں کئے گئے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں۔

☆ وفات کے بعد روح کا جسم کے ساتھ ۴۰ روز تک تعلق رہتا ہے؟

حضور انور نے حدیث کی روشنی میں اس مضمون پر گفتگو فرمائی۔

☆ بچوں کو جتنی بھی کوشش سے تربیت کریں مکمل کامیابی نہیں ہوتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ ضرور صحیح رنگ میں تربیت کے تقاضے پورے کرنے میں کوئی کوتاہی رہ گئی ہے۔

☆ سفر کی حالت میں تمام نمازوں کی سنتیں معاف ہیں سوائے فجر کے، ایسا کیوں ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ فجر کا تعلق دن کے آغاز سے ہے اس لئے تقاضا یہ ہے کہ ایسا ناشتہ دیا جائے جو دوپہر تک روح کو بالیدگی بخشتا رہے۔

☆ کیا لاٹری جوا ہے حالانکہ اس کا ۳۵ فیصد خیرات کے کاموں میں جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بالکل جوا ہے۔ اگر براہ راست یہ رقم خیرات کر دی جائے تو سو فیصدی خیرات میں جائے گی۔

☆ دیگر سوالات میں سورہ توبہ میں بسم اللہ کا نہ ہونا، لیکھرام کے قتل کے سلسلے میں قاتل کون تھا؟ فرشتہ یا انسان۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جیب میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ نورانی ہو جانا۔ ہماری جماعت میں یوم پیدائش منانے کی ممانعت اور ہفتہ اور اتوار کی چھٹیوں کی مذہبی کیفیت جیسے امور کے متعلق بھی سوال پوچھے گئے جن کے جوابات حضور انور نے ارشاد فرمائے۔

☆ ایک سوال تھا کہ مولوی حکومت کو بلیک میل کرتے ہیں حالانکہ سیاسی لیڈر جانتے ہیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی جیسے فولادی ارادہ رکھنے والے لوگوں نے ان مولویوں کے ڈنک کھنڈے کر دیئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے قوم صلاح الدین ایوبی کے کردار جیسے افراد پیدا کرنے کی صلاحیت تو پیدا کرے.......... اور پھر قدرے تفصیل سے حضور نے اس کی وضاحت فرمائی اور قوم کی ہدایت کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی۔

(ا۔م۔چ)

وہ زمانہ بھی کیا زمانہ تھا | عشق تھا اور غائبانہ تھا
جس حسیں سے تمہیں محبت تھی | اس سے اپنا بھی عاشقانہ تھا
وہ کہیں دل کے پار رہتا تھا | وہ فقط دل کا واہمہ نہ تھا
اس کی ہر ایک سے لڑائی تھی | اس کا ہر اک سے دوستانہ تھا
اس کے آنے پہ کس لئے ہو خفا | اس نے آخر کبھی تو آنا تھا
اس میں اوصاف تھے خدائی کے | ہم نے مانا کہ وہ خدا نہ تھا
وہ اسی کا تھا خاص بھیجا ہوا | اس کا آنا خدا کا آنا تھا
وہ شجر تھا گھنا محبت کا | اس کے سائے میں بیٹھ جانا تھا
معتکف تھے قفس میں ہم مضطر | کہیں آنا کہیں نہ جانا تھا
بھول کر بھی نہ اس کو بھول سکے | یہ تعلق بہت پرانا تھا

(چوہدری محمد علی)

بقیہ مجلس سوال و جواب از صفحہ اول

ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے قرآن کریم کی موجودہ شکل اور ترتیب نزول کے باہمی فرق کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ غلط خیال ہے کہ قرآن کریم بعد میں ترتیب دیا گیا۔ جبکہ اس کی ترتیب اور تدوین کی ھدایات آنحضور ﷺ الٰہی منشاء کے مطابق ساتھ کے ساتھ صحابہؓ کو بتاتے جاتے تھے کہ کس آیت کو کہاں رکھنا ہے اور کس آیت کو کہاں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ ترتیب کو حضرت عثمان غنیؓ نے بڑی کاوش سے مصدقہ شہادتوں کے ساتھ اور الٰہی تائید کے ساتھ مدون فرمایا۔ قرآن کریم کا یہ بڑا معجزہ ہے کہ ترتیب اور تدوین کے اعتبار سے بھی، موقع اور محل کے لحاظ سے بھی اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے بھی یہ ایسا کامل نمونہ ہے کہ کہیں بھی رخنہ نظر نہیں آتا۔

ایک دوست نے کہا کہ مجھے جماعت کی پانچ سال کی عمر سے واقفیت ہے، ان لوگوں میں بہت خلوص اور محبت ہے اس کے باوجود لوگ مخالفت کیوں کرتے ہیں؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی جماعت بھی رحماء بینھم کا مصداق تھی لیکن سب سے بڑا دشمن آپ کا ماحول ہو گیا۔ اس سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں بھی یہی ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمنی کا موجب تعلیم نہیں ہے بلکہ دشمنوں کے دل کی گواہی ہے کہ یہ لوگ بالآخر غالب آنے والے ہیں، احمدیت کی تاریخ میں یہ دشمنی بڑھی ہے اور اس سختی کا سبب جماعت کی ترقی ہے اور اس وجہ سے دشمن مقابلہ نہ کر سکنے کی بناء پر دشمنی میں بڑھتا ہے اور سب دشمن اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

امام مہدی اور مسیح موعود کے مقام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے بتایا کہ قرآن کریم نے مہدویت کی تعریف میں وہی کچھ بیان فرمایا ہے جو نبیوں کے لئے فرمایا۔ اس لحاظ سے امام مہدی کا مقام نبی اللہ کا مقام ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ کسی زمانے کا انسان ہو، کسی تہذیب کا انسان ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے شعور میں ایک مذہب پیدا کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی یہی فرمایا ہے کہ اس نے انسانوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ انسان کو اچھے کو اچھا سمجھنے کی صلاحیت دی گئی ہے اس لئے فطرت کے ودیعت فرمودہ اس تقاضے پر محض عمل کر کے ہی بخشش کا حقدار نہیں بنتا۔ اس کے لئے اسے مامورین پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

ایک سوال یہ تھا کہ قرآنی تعلیم انسانی حقوق کے بارہ میں کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کوئی شخص خدا کا سچا پرستار ہو ہی نہیں سکتا اگر خدا کی طرف منسوب ہو کر دوسروں کے خلاف نفرت کی تعلیم دے۔

سائیکالوجی کی ایک طالبعلم خاتون کی طرف سے دجال کی حقیقت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی طور پر آسمان پر جانے کے متعلق ایک سوال پر حضور نے سائنسی نقطہ نگاہ سے حضرت عیسیٰؑ کے مادی طور پر چوتھے آسمان پر موجود ہونے کے خیال کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا اور رسول کے عارفانہ کلام کو اگر لفظی اور سطحی سمجھیں تو بہت بڑی قیمت دینی پڑتی ہے مثلاً قرآنی تعلیم ہے کہ مرد عورت کا لباس ہے اور عورتیں مرد کا لباس۔ اس کو اگر لفظی بنا دیا جائے تو کتنا بھیانک منظر ابھرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ کی پیشگوئیاں آسمانی آوازیں ہیں، ان کا زمینی ترجمہ کرنا انسان کو زیب نہیں دیتا۔ اسی طرح دجال کی حقیقت سے متعلق حضور نے تفصیل بیان فرمائی۔

ایک سائل نے کہا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جوڑے اور رشتے آسمان پر بنتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر چیز کے جوڑے بنانے کا ذکر قرآن میں ہے مگر یہ کہیں نہیں کہ رشتے آسمان پر بنائے گئے ہیں۔ حضور نے اس ضمن میں حدیث نبویؐ سے رشتوں کے طے کرنے سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی نصیحت بیان فرمائی جس میں انتخاب کے وقت دین کو ترجیح دینے کی تلقین فرمائی ہے۔

ایک سوال تھا کہ وہ مسلمان طبقہ جن کا تعلق بنیاد پرستوں (Fundamentalists) سے ہے وہ اسلام کے دور اول کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم دیتے ہیں جبکہ حالات بدل چکے ہیں۔ اس بارہ میں حضور کا کیا ارشاد ہے؟ حضور نے اس بارہ میں ایک لطیفہ بیان فرمایا کہ بعض لوگ Fundamentalist ان لوگوں کو کہتے ہیں جو فنڈ اکٹھے کرتے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اصل میں اس لفظ کا استعمال غلط ہے کیونکہ درحقیقت بنیاد اور جڑیں قرآن کریم میں ہیں اور آنحضرت ﷺ کی زندگی اس بنیاد کا عملی نمونہ تھی اور یہی قابل عمل ہے۔

دو گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہنے والی اس نہایت دلچسپ اور مفید مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کی تقریب ہوئی جس میں نئے دوستوں نے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شرکت کا عہد باندھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

(رپورٹ: بشیر الدین سامی + صادق محمد طاہر)

دنیائے عیسائیت کی تازہ خبریں

اور سنسنی خیز انکشافات

(دوست محمد شاہد۔مؤرخ احمدیت)

رسالہ "کلام حق" گوجرانوالہ "راسخ الاعتقاد مسیحیت کا (پاکستان میں) واحد علمبردار" ماہنامہ ہے جو اس کے بانی ڈاکٹر پادری کے۔ایل ناصر ایم۔اے آنرز کی وفات کے بعد پادری نسیم عبدالقیوم اور پادری سلیم مسیح صاحبان کے زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔اس رسالہ نے سال نو کے پہلے شمارہ (جنوری ۱۹۹۷ء) میں عیسائی دنیا کی تازہ سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بڑے سنسنی خیز انکشافات کئے ہیں جو ذیل میں اضافہ معلومات کی غرض سے ھدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

امریکن مشن کا سب سے بڑا دھوکہ اور فراڈ

رسالہ "کلام حق" نے برصغیر پاک و ہند کی کلیسیاء کے ساتھ امریکن مشن کے سب سے بڑے دھوکہ اور فراڈ کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ہندو پاک میں دیسی کلیسیاء قائم کرنے کے لئے بیرون ملک اور اندرون ملک سے چندے اور فنڈز فراہم کئے گئے۔جن سے زمینیں خریدی گئیں، عمارات تعمیر ہوئی ہیں، یہ سب کچھ دیسی کلیسیاء کے لئے تھا۔

لیکن افسوس مشنریوں کی اس حرکت پر کہ انہوں نے ۱۸۹۵ء کو سیالکوٹ مشن کو رجسٹرڈ کروایا جو مقامی کلیسیاء کے ساتھ ایک پہلی بڑی سازش تھی کہ تمام فنڈز دیسی کلیسیاء کے نام پر منگوائے گئے لیکن اس پیسے سے جو زمینیں خریدی گئیں اور عمارتیں تعمیر کیں اور ان میں سکولز، کالجز، ہسپتال، چرچز، پاسٹر ہاؤسز، مسیحی ریڈنگ روم اور لائبریریاں، ڈسپنسریاں، قبرستان سب کی رجسٹریاں اپنے نام پر کروالیں۔ ما سوائے چند ایک پاسٹر ہاؤسز اور چرچز اور قبرستان کے مشنری اب بھی زبانی جمع خرچ کہتے ہیں کہ یہ پاکستانی کلیسیاء کی جائیدادیں ہیں۔لیکن ہیں تو ان کی جن کے نام پر رجسٹریاں ہیں۔

یہ امریکن مشن کا مقامی کلیسیاء کے ساتھ سب سے بڑا دھوکہ اور فراڈ ہے۔ تمام ہبے، وثیقہ جات، رہن، پٹے، سیالکوٹ مشن فارن بورڈ آف مشن، مشنری سوسائٹی وغیرہ کو اپنے نام پر کرائے ہوئے ہیں جو کہ غلط ہیں، اور سراسر غلط ہیں۔

جس طرح مشن نے کلیسیاء کو آباد کیا اسی طرح اب مشن بربادی بھی کر رہی ہے۔چونکہ زمینیں جو چرچ اور کلیسیاء کے استقامت کے لئے خریدی گئیں خود انہیں فروخت کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور اب تک جاری ہے مثلاً شکر گڑھ، ظفر وال، پسرور، بدوملہی، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، مارٹن پور، خانقاہ ڈوگراں، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا، بھیرہ، ملک وال، راولپنڈی، اٹک، کیمبل پور، بھلوال، ایبٹ آباد، حسن ابدال وغیرہ۔

لیکن ان فروخت شدہ زمین کا پیسہ کہاں ہے اور اسی پیسے سے اپنی عیش کر رہے ہیں لیکن چرچ کو دینے کا نام نہیں لیتے ہیں۔" (صفحہ ۸)

مغربی ممالک کے مسیحی سکالرز کے جدید نظریات

امریکہ اور یورپ کے مسیحی سکالرز کے ذریعہ بائبل اور عیسائیت کے بارے میں جو جدید نظریات منظر عام پر آ رہے ہیں انہوں نے دنیا بھر کی کلیسیاء خصوصاً پاکستان کے عیسائیوں میں صف ماتم بچھادی ہے۔اس سلسلہ میں رسالہ "کلام حق" کی چیخ پکار سنیئے:

"افسوس کہ موجودہ صدی میں مغربی ممالک کے چند نام نہاد علماء کو اپنی علمیت کے پرچار کے لئے خدا کے زندہ کلام پر طبع آزمائی کا شوق چرایا۔ لہٰذا بجائے اس کے یہ لوگ مسیحیت کے پرچار کے لئے اپنا وقت وقف کرتے اور 'کلام مقدس' کی تبلیغ کے کام کو اور آگے بڑھاتے۔ ان لوگوں نے اپنے پر آسائش دفاتر میں ہی بیٹھے رہنے کو ترجیح دی اور چونکہ ان کے پاس کرنے کے لئے کوئی کام نہیں تھا یعنی ان کا دماغ فارغ تھا۔ لہٰذا ان کے دماغوں پر شیطان نے اپنا قبضہ جمالیا اور یہ نیا شیطانی گروہ "کلام مقدس کا محقق" بن گیا جو کلام ہزاروں برسوں سے دو بڑے مذاہب یہودیت اور مسیحیت کے علماء کے نزدیک مستند مانا جاتا تھا اور اب بھی مانا جاتا ہے (پرانا عہد نامہ اہل یہود و مسیحیت اور نیا عہد نامہ مسیحیت میں) اس کو تختہ مشق بنانا شروع کر دیا۔ یہ کہا جانے لگا کہ فلاں آیت بائبل کا حصہ نہیں، فلاں لفظ کا ترجمہ غلط ہے۔انبیاء قدیم کے صحائف کو ان کی تحریرات تسلیم کرنے سے انکار اس ناپاک کام کا آغاز تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ یہ نام نہاد فارغ الدماغ علماء اپنی ناپاک سرگرمیوں میں بے شرمی کی حد تک آگے بڑھ گئے لیکن جس طرح شیطان نے اپنے ناپاک فرشتوں کو پیدا کیا۔ خدا نے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے بندے برپا کئے تاکہ اس ناپاک کام کو روکا جائے اور خداوند مسیح کی کلیسیاء کو اس شیطانی تعلیم سے بروقت متنبہ کیا جائے۔خدا کے ان بندوں میں ڈاکٹر کارل میکنائر، ڈاکٹر بلی گراہم، ڈاکٹر فال ویل، ڈاکٹر ہالو پیٹر، ڈاکٹر کے۔ایل ناصر، ڈاکٹر کارل بیکر، ڈاکٹر زائٹ جیسے بے شمار مبلغین و مفسرین شامل ہیں جو دنیا بھر میں کلام مقدس پر حملہ آور شیطانی قوتوں کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں یا ڈٹ جاتے رہے۔

کلام مقدس پر جو حالیہ ناپاک حملے ہوئے ہم اس کی تفصیل شائع کرتے ہوئے بھی شرم محسوس کر رہے ہیں لیکن پاکستانی کلیسیاء تک حقیقت پہنچانا بھی ضروری ہے۔ ہمیں یہ مشکل کام اس لئے بھی کرنا پڑتا ہے کہ دیگر اکابرین کلیسیاء و راہنما اپنی نامعلوم مجبوریوں کے باعث اس خطرناک صورت حال پر خاموش ہیں اور غالباً نا چاہتے ہوئے بھی اس بدعتی تعلیم کے ماننے اور پھیلانے والوں کے ساتھ عالمی سطح پر الحاق پر مجبور ہیں ان میں ورلڈ کونسل آف چرچز اور پریسبٹیرین چرچ یو۔ایس۔اے نمایاں نام ہیں۔یہ انجمنیں عالمی سطح پر "بدعتی بائبل" R.S.V ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن، گڈ نیوز بائبل، گڈ نیوز فار ماڈرن مین اور دیگر تراجم کو مستند مانتے ہیں۔ جن میں مقدسہ مریم کو کنواری کے بجائے "جوان عورت" لکھنے کے علاوہ کئی آیت مقدسہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔" (صفحہ ۴، ۵)

عیسائیت میں نئی شرمناک اور ملعون تحریکات

رسالہ "کلام حق" عیسائیت میں جنم لینے والی بعض نئی بدعتوں اور شرمناک تحریکات پر روشنی ڈالتے ہوئے اور ان کے علمبرداروں کو "ملعون لوگ" قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"نئی بدعات میں امریکی "تحریک نسواں" جیسی بدعت میں PCUSA کی خواتین سرگرمی سے حصہ لیتی ہیں۔ PCUSA کی نمایاں خواتین میری این لنڈی، باربرا روش سمیت بڑی تعداد میں خواتین تحریک نسواں میں PCUSA کی نمائندگی کر چکی ہیں اور ان کے خیالات سے متفق ہیں۔اب دیکھتے ہیں کہ یہ "تحریک نسواں" مسیحیت کے نام پر کیا گل کھلا رہی ہے۔

۱۔ خدا کے لئے مذکر کا صیغہ ان کے نزدیک حقوق نسواں کی نفی ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے لئے ایک دیوی godess بنالی جس کا نام صوفیہ ہے۔ان کی اپنی ہی دعا ہے جو وہ "صوفیہ دیوی" سے مانگتیں ہیں۔ جس میں اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو قابل اشاعت نہیں اس دعا کی ابتداء کچھ یوں ہے "اے ہماری خالق صوفیہ، ہم عورتیں جو تیری صورت پر بنی ہیں .... باقی ناقابل اشاعت۔

۲۔ PCUSA کی ہم جنس پرست عورت لیڈر Jane Spahr نے تحریک نسواں کے پلیٹ فارم پر جو مقالہ پڑھا اس کا عنوان تھا "کلیسیاء کی ہم جنس پرست خواتین کی پیغمبرانہ آواز"۔یہ عورت مختلف کلیسیاؤں کا دورہ کرتی ہے تاکہ رائے عامہ کو ہم جنس پرستوں کے Ordination (مخصوص بطور پادری) کے لئے آمادہ کرے۔اس کا کہنا ہے کہ اس کی تھیالوجی یہ ہے "اپنی ساتھی کے ساتھ ہم جنسی ..... مزید گوہر افشانی کرتی ہے اور کلیسیاء کو چیلنج کرتی ہے کہ "جنسیت" اور روحانیت کو اکٹھا یا ہم جا کر نا پڑے گا اور کلیسیاء ہم تمہیں یہ سکھادیں گے"۔

Sexuality and Spirituality have to come together and church. We are going to teach you.

تحریک نسواں کے لئے PCUSA نے ۶۶ ہزار ڈالر کی گرانٹ دی۔

ہم دوبارہ کلام مقدس سے کھیلنے والے شیطانی عالموں کی طرف آتے ہیں۔ایک ایسے ہی امریکی بنام Bill Moyers نے اپنی ہی طرح کے دیگر افراد کے اجلاس میں پیدائش کی کتاب پر تحقیق کرتے ہوئے کہا۔پیدائش کی کتاب دیومالائی نوعیت کی ہے۔خدا کا کردار، عمل اور رد عمل، تخلیق و تباہی، برکت و لعنت کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ ایک ایسا معبود ہے جس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کے ذہن میں کیا ہے۔حوالہ ٹائم میگزین اکتوبر ۲۸، نیوز ویک اکتوبر ۲۱، اور نیویارک ٹائم اکتوبر ۲۰، ۱۹۹۶ء کرسمس ۱۹۹۵ء کے حوالے سے نیویارک ٹائم اخبار، انہیں شیطانی علماء کے حوالے سے لکھتا ہے کہ "جو کچھ متی اور لوقا نے مسیح کی پیدائش کے متعلق لکھا اس میں صرف اتنی ہی حقیقت ہے کہ ایک بچہ پیدا ہوا، کوئی فرشتہ نظر نہیں آیا، نہ چرواہے تھے نہ مجوسی، نہ چرنی نہ ہی دو سال عمر کے بچوں کا قتل، کوئی مصر نہیں گیا۔ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہ بعد کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں۔ اگست ۱۹۹۶ء میں نیویارک ٹائم نے اپنی ۲۲ اگست کی اشاعت میں لکھا "مسیح پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں، بت پرست مذاہب میں بھی نجات ہے۔روح القدس ہر مذہب میں کام کر رہا ہے۔مسیحیت ایک مردہ مذہب ہے اور یہ کہ یسوع ایک جھوٹا ہی تھا۔"

جیس سیمینار Jesus Seminar کے شیطانی عالموں کے مطابق مسیح مردوں میں سے زندہ نہیں ہوا، مسیح میں کوئی قدرت نہیں تھی اور مسیح کی لاش جنگلی جانور کھا گئے۔ مسیح کی قبر اس لئے خالی تھی کہ اس کی نعش صلیب کے پاس ہی جنگلی کتے کھا گئے تھے

(ایسٹر ۹۵ء کے موقع پر امریکی رسالہ 'نیوز ویک' اخبار یو۔ایس نیوز اور ورلڈ رپورٹ)

ہم یہ سب کچھ لکھ کر پاکستانی کلیسیاء کو دکھ دینا نہیں چاہتے تھے۔بے شک یہ تمام مواد ہمارے پاس موجود ہے۔لیکن ہمارے خیال میں اب وقت آگیا ہے کہ مسیحیت کے دشمنوں کو بے نقاب کیا جائے۔ورلڈ کونسل اور اس سے ملحق کلیسیاؤں کے راہنماؤں سے جواب طلبی کی جائے۔ PCUSA سے پوچھا جائے کہ کیا وہ مقدس پولس رسول کے الفاظ بھول گئے ہیں۔اگر وہ ان بدعات سے واقف نہیں تو ہم نے حقیقت واضح کر دی ہے اب وہ ورلڈ کونسل اور PCUSA سے وضاحت طلب کریں اور اگر ان بدعات کے متعلق ان کو علم ہے تو اس پر ورلڈ کونسل آف چرچز اور PCUSA سے احتجاج کیا گیا؟ اگر نہیں تو یہ غفلت مجرمانہ کیوں؟ آپ یہ کہہ کر جان نہیں چھڑا سکتے کہ ہم ان بدعات کو نہیں مانتے۔اگر نہیں مانتے تو ورلڈ کونسل آف چرچز اور PCUSA کے ساتھ رہنے کا کیا جواز ہے۔

مقدس پولس رسول نے فرمایا ہے کہ "لیکن میں نے تم کو در حقیقت یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرامکار، لالچی، بت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اس سے صحبت نہ رکھو۔ بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔" (۱۔کرنتھیوں ۵ :۱۱)۔

ورلڈ کونسل آف چرچز اور PCUSA سے تعلق رکھنے والوں کی نظر سے کلام کا یہ حصہ کیوں نہ گزرا؟ آپ ان بت پرستوں، حرامکاروں، لالچی و گالی دینے والے شرابیوں اور ظالموں کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں۔

(یہ علماء اپنی نام نہاد علمیت اور نظریات کی وجہ سے بھائی کہلاتے ہیں۔ان تمام گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔)

مقدس پولس رسول کے قول کے مطابق "اس نئی تحقیق (خوشخبری) کو پھیلانے والے اور اس کو قبول کرنے والے اور ان سے تعلق رکھنے والے سب **ملعون** ہیں۔" (صفحہ ۵، ۶)

دنیا بھر کے عیسائیوں کیلئے لمحہ فکریہ

کلام حق کے مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ حقیقت بھی بالکل کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ملعون یا لعین کا لفظ شیطان اور اس کے چیلوں، بدمعاشوں اور غنڈوں کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر خدا کے برگزیدہ بندوں کے لئے اس کا استعمال سراسر گستاخی ہے مگر افسوس صد افسوس کہ دنیا بھر کے تمام عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ "مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا" (گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳) اس ملعون لفظ کو حضرت مسیح جیسے برگزیدہ رسول کی طرف منسوب کرنا اس مقدس نبی کی خطرناک توہین ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اگست ۱۸۹۹ء میں ملکہ وکٹوریہ کو اس ظالمانہ، اخلاق سوز اور ناپاک

عقیدہ کی طرف بھی توجہ دلائی چنانچہ حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

"ایک غلطی عیسائیوں میں بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جس کو انجیل شریف میں نور کہا گیا ہے نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لعن اور لعنت ایک لفظ عبرانی اور عربی میں مشترک ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ملعون انسان کا دل خدا سے بکلی برگشتہ اور دور اور مہجور ہو کر ایسا گندہ اور ناپاک ہو جائے۔ جس طرح جذام سے جسم گندہ اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور عرب اور عبرانی کے اہل زبان اس بات پر متفق ہیں کہ ملعون یا لعنتی صرف اسی حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے جبکہ اس کا دل درحقیقت خدا سے تمام تعلقات محبت اور معرفت اور اطاعت کے توڑ دے۔ اور شیطان کا ایسا تابع ہو جائے کہ گویا شیطان کا فرزند ہو جائے اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو جائے اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو جائے اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے۔ پس وہی نام حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تجویز کرنا اور انکے پاک اور منور دل کو نعوذ باللہ شیطان کے تاریک دل سے مشابہت دینا اور وہ جو بقول ان کے خدا سے نکلا ہے اور وہ جو سراسر نور ہے۔ اور وہ جو آسمان سے ہے۔ اور وہ جو علم کا دروازہ اور خداشناسی کی راہ اور خدا کا وارث ہے۔ اسی کی نسبت نعوذ باللہ یہ خیال کرنا کہ وہ لعنتی ہو کر یعنی خدا سے مردود ہو کر اور خدا کا دشمن ہو کر اور دل سیاہ ہو کر اور برگشتہ ہو کر اور معرفت الٰہی سے نابینا ہو کر شیطان کا وارث بن گیا۔ اور اس لقب کا مستحق ہو گیا جو شیطان کے لئے خاص ہے یعنی لعنت۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ اس کے سننے سے دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ کیا خدا کے مسیح کا دل خدا سے ایسا برگشتہ ہو گیا جیسے شیطان کا دل؟ کیا خدا کے پاک مسیح پر کوئی ایسا زمانہ آیا جس میں وہ خدا سے بیزار اور درحقیقت خدا کا دشمن ہو گیا۔ یہ بڑی غلطی اور بڑی بے ادبی ہے۔ قریب ہے جو آسمان اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔"

(تحفہ قیصریہ۔ صفحہ ۱۳، ۱۴۔
روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲)

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(عبدالماجد طاہر)

آپ حضرت عمر بن خطابؓ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ عدی قریش سے تھا۔

[اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ ابن اثیر۔ المجلد الخامس صـ ۴۲۵۔ داراحیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان]۔

آپ کی پیدائش بعثت نبوی سے پانچ سال قبل ہوئی۔ [الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ ابن حجر عسقلانی، الجزء الرابع صـ ۲۶۵، دارالکتاب العربی بیروت]

پہلی شادی

آپ کی پہلی شادی ایک مخلص صحابی حضرت خنیس بن حذیفہؓ سے ہوئی۔ حضرت خنیسؓ نے پہلے حبشہ ہجرت کی۔ پھر وہاں سے واپس تشریف لائے اور مدینہ ہجرت کی۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ اپنے قبیلہ "بنی سہم" کی طرف سے وہ واحد آدمی تھے جو اس جنگ میں شامل ہوئے۔ [الاستیعاب فی اسماء الاصحاب۔ للقرطبی المالکی (زیر نام خنیس بن حذیفہ)]۔

حضرت خنیس کی شہادت

آپ کو غزوہ احد میں بھی شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس جنگ میں آپ کو گہرے زخم لگے۔ انہی زخموں کی وجہ سے آپ احد کی جنگ کے کچھ عرصہ بعد شہید ہو گئے۔ اور آپ کی اہلیہ حضرت حفصہ بیس سال کی عمر میں بیوہ ہو گئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ غزوہ بدر کے دوران لگنے والے گہرے زخموں کے نتیجہ میں شہید ہوئے۔ [الاستیعاب فی اسماء الاصحاب للقرطبی المالکی (زیر نام خنیس بن حذیفہ)]۔

حضرت خنیس کی شہادت کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ سے یہ صدمہ دیکھا نہیں جاتا تھا کہ بیٹی عین جوانی میں بیوہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ کو ان کے نکاح ثانی کا فکر دامن گیر ہوا۔

ایک روز حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر الصدیقؓ کے پاس تشریف لائے اور اپنی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ میری بیٹی حفصہ سے شادی کر لیں۔ لیکن حضرت ابوبکر یہ سن کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپ حضرت عثمانؓ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی کہ میری بیٹی حفصہ اب بیوہ ہے آپ اگر پسند کریں تو اس کے ساتھ شادی کر لیں۔ (حضرت عثمانؓ کی زوجہ حضرت رقیہؓ جو آنحضرتؐ کی صاحبزادی تھیں غزوہ بدر کے بعد وفات پا گئی تھیں۔ اس وجہ سے حضرت عثمان اکیلے رہ گئے تھے اور انہیں بیوی کی ضرورت تھی)۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کو جواب دیا کہ "ما ارید ان اتزوج الیوم" کہ ابھی میرا شادی کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

[الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی۔ الجزء الرابع صـ ۲۶۵۔ دارالکتاب العربی بیروت]۔

چنانچہ آپ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لائے اور ساری بات بیان کر دی کہ کس طرح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حفصہ کے ساتھ شادی کرنے سے معذرت کر دی ہے۔

آنحضرتؐ کی طرف سے حضرت حفصہ کے لئے شادی کا پیغام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی بات سن کر فرمایا:

عمر کچھ فکر نہ کرو۔ خدا کو منظور ہوا تو حفصہ کو عثمان وابوبکر کی نسبت بہتر خاوند مل جائے گا اور عثمان کو حفصہ کی نسبت بہتر بیوی ملے گی۔ یہ آپؐ نے اس لئے فرمایا کہ آپ حفصہ کے ساتھ شادی کر لینے اور اپنی لڑکی ام کلثوم کو حضرت عثمان کے ساتھ بیاہ کر دینے کا ارادہ کر چکے تھے۔ جس سے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان دونوں کو اطلاع تھی اور اسی لئے انہوں نے حضرت عمر کی تجویز کو ٹال دیا تھا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد آنحضرتؐ نے حضرت عثمان سے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کی شادی فرما دی۔ اور اس کے بعد آپؐ نے خود اپنی طرف سے حضرت عمر کو حفصہ کے لئے پیغام بھیجا۔ حضرت عمرؓ کو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے تھا۔ انہوں نے نہایت خوشی سے اس رشتہ کو قبول کیا۔ [الاصابہ فی تمیز الصحابہ ابن حجر عسقلانی الجزء الرابع صـ ۲۶۵ دارالکتاب العربی بیروت]۔

جب یہ رشتہ ہو گیا تو حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ شاید آپ کے دل میں میری طرف سے کوئی ملال ہو۔ بات یہ ہے کہ مجھے رسول اللہؐ کے ارادے سے اطلاع تھی لیکن میں آپؐ کی اجازت کے بغیر آپؐ کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اگر آپ کا یہ ارادہ نہ ہوتا تو میں بڑی خوشی سے حفصہ سے شادی کر لیتا۔ [الاصابہ فی تمیز الصحابہ ابن حجر عسقلانی الجزء الرابع صـ ۲۶۵ دارالکتاب العربی بیروت]۔

حضرت حفصہؓ آنحضرتؐ کے عقد میں

چنانچہ حضرت حفصہؓ شعبان ۳ ہجری میں آنحضرتؐ کے نکاح میں آکر حرم نبویؐ میں داخل ہو گئیں۔ شادی کے وقت حضرت حفصہ کی عمر اکیس سال تھی۔ [الاستیعاب فی اسماء الاصحاب۔ للقرطبی المالکی۔ الجزء الرابع صـ ۲۶۰]۔

حضرت حفصہ، حضرت عائشہ کے بعد آنحضرتؐ کے عقد میں آئیں اس لحاظ سے آپ حضور کی چوتھی بیوی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا حق مہر چار صد درہم ادا کیا۔ [سیرۃ النبوی لابن ہشام الجزء الرابع صـ ۲۱۵ دارالجلیل بیروت لبنان]۔

حضرت حفصہؓ کے ساتھ شادی کی غرض اور حکمت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت حفصہ کے ساتھ نکاح کی غرض بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ، حفصہ کے نکاح میں ایک تو یہ خاص مصلحت تھی کہ وہ حضرت عمر کی صاحبزادی تھیں جو گویا حضرت ابوبکر کے بعد تمام صحابہ میں افضل ترین سمجھے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین خاص میں سے تھے۔ پس آپس کے تعلقات کو زیادہ مضبوط کرنے اور حضرت عمر اور حفصہ کے اس صدمہ کی تلافی کرنے کے واسطے جو خنیس بن حذیفہ کی بے وقت موت سے ان کو پہنچا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا کہ حفصہ سے خود شادی فرما لیں اور دوسری عام مصلحت یہ مدنظر تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی زیادہ بیویاں ہوں گی اتنا ہی عورتوں میں جو بنی نوع انسان کا نصف حصہ بلکہ بعض جہات سے نصف بہتر حصہ ہیں دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام زیادہ وسیع پیمانے پر اور زیادہ آسانی اور زیادہ خوبی کے ساتھ ہو سکے گا۔ [سیرت خاتم النبیین صـ ۴۷۸)۔

آپ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں

حضرت حفصہؓ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ چنانچہ حدیث میں ایک روایت آتی ہے کہ آپ نے ایک صحابی عورت شفاء بنت عبداللہ سے لکھنا سیکھا تھا۔

[ابو داؤد کتاب الطب باب ما جاء فی الرقی]۔

آپ کے اخلاق

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں آپ سے متعلق یہ روایت درج کی ہے "انھا صوامۃ قوامۃ" وہ (یعنی حفصہ) صائم النہار اور قائم اللیل ہیں۔

حضرت حفصہ نے وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بلا کر وصیت کی اور غابہ میں جو جائیداد تھی جسے حضرت عمرؓ ان کی نگرانی میں دے گئے تھے اس کو صدقہ کر کے وقف کر دیا۔ [الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ابن حجر عسقلانی، الجزء الرابع صـ ۲۶۵، دارالکتاب العربی بیروت]۔

حضرت حفصہؓ کی وفات اور تدفین

حضرت حفصہؓ نے معاویہ بن ابی سفیان کے عہد میں ۴۵ ہجری میں وفات پائی اور آپ جنت البقیع میں امہات المومنین کے ساتھ دفن ہوئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۳ (تریسٹھ) سال تھی۔

[الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ابن حجر عسقلانی، الجزء الرابع صـ ۲۶۵، دارالکتاب العربی بیروت]۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

خطبه جمعه

عباداللہ بننا لازم ہے ہم پر - اگر ہم اللہ کے بندے بن جائیں تو خدا کی ساری کائنات ہماری ہو جائے گی -

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۱ / مارچ ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۱ / امان ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

الم اعهد اليكم يٰبنى اٰدم ان لا تعبدوا الشيطٰن انه لكم عدوّ مبين-
وّ ان اعبدونى هٰذا صراط مستقيم- ولقد اضل منكم جبلاً كثيراً افلم
تكونوا تعقلون-

(سورہ یٰس آیات ۶۱ تا ۶۳)

ان کا ترجمہ یہ ہے اے بنی آدم کیا میں نے تم پر یہ عہد فرض نہیں کر دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرو "انه لكم عدو مبين" وہ تو تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے، یقیناً وہ تو تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اور میری عبادت کرو یہ صراط مستقیم ہے - اور وہ تو اس سے پہلے تمہی میں سے بہت بڑی تعداد میں مخلوق کو گمراہ بنا چکا ہے - "لقد" میں اس سے پہلے کا مضمون داخل ہے وہ پہلے ہی یہ کام کر چکا ہے تم جانتے ہو کہ بڑی بھاری تعداد مخلوق میں سے ایسی ہے جسے اس نے گمراہ کر دیا "افلم تكونوا تعقلون" تو کیا تم عقل والوں میں سے نہیں بنو گے - ایسے نہیں ہو گے جو عقل رکھتے ہوں یا عقل سے کام لیں، عقل استعمال کریں -

یہ جو آیات ہیں ان کا تعلق اسی مضمون سے ہے جو گزشتہ چند خطبات میں اب تک جاری رہا ہے سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے حصول کے لئے اس کے اس وعدے سے ہم کیسے استفادہ کر سکتے ہیں جس میں وہ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو میری بخشش سے مایوس نہ ہو، میں چاہوں تو تمام گناہ بخش سکتا ہوں - اس عظیم وعدے کے بعد پھر وہ کونسی شرائط ہیں جن کی پابندی کے نتیجے میں ہم اللہ تعالیٰ کی اس وسیع رحمت کی مغفرت کی چادر کے نیچے آ سکتے ہیں - رحمت کی مغفرت میں نے اس لئے کہا کہ رحمت ہی سے مغفرت پھوٹتی ہے اور بنیادی صفت اللہ تعالیٰ کی جو اس کی مغفرت کے زیر سایہ ہر مخلوق کو ڈھانپنے والی ہے وہ رحمانیت کی صفت ہے -

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو آسان کرنے کی خاطر میں نے قرآن کریم کی سورہ الفرقان کی وہ آیات آپ کے سامنے رکھیں جس میں مضمون شروع ہی عبادالرحمٰن کے تذکرے سے ہوتا ہے - اگر تم مغفرت کی تمنا رکھتے ہو تو مغفرت تو رحمان سے ہو گی اور رحمٰن کے بندے بننا پڑے گا - اگر رحمٰن خدا کے بندے بن سکتے ہو تو پھر تمہاری مغفرت کی توقعات برحق ہوں گی - اگر رحمٰن کے بندے نہیں بنتے اور توقعات یہ ہوں کہ جو فیض رحمانیت کا ہے وہ تمہیں پہنچے تو اس توہم کو دل سے نکال ڈالو - اللہ تعالیٰ کوئی فرضی چیز نہیں ہے جو آپ کے جذبات کی، آپ کی امنگوں کی پیداوار ہو - آپ کے جذبات اور آپ کی امنگوں کو خدا تعالیٰ کی حقیقت کے سامنے سرنگوں ہونا ہو گا - وہ حق ہے، ایک دائمی حقیقت ہے کسی انسان کے تصور کی پیداوار نہیں - انسان کے تصور کو اس کے سامنے جھکنا ہو گا اور وہی رنگ اختیار کرنے ہوں گے جن کی وہ انسان سے توقع رکھتا ہے - اس پہلو سے وہ آیات میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں جن میں عبادالرحمٰن بننے کے متعلق قرآن کریم نے کچھ توقعات آپ کے سامنے رکھیں کہ عبادالرحمٰن بننا چاہتے ہو تو یہ بن جاؤ، یہ بن جاؤ، یہ بن جاؤ - یہ نہ بنو، وہ نہ بنو اس طرح تم عبادالرحمٰن کے زمرے میں داخل ہو سکتے ہو -

اب ان آیات میں جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان آیات میں ایک ایسی شرط رکھ دی گئی ہے جو اگر آپ پوری نہ کریں تو عبادالرحمان بن سکتے ہی نہیں اور وہ شرط ہے عبادالشیطان نہ بنو - تو پہلے اس منفی شرط کو پورا کریں تو پھر مثبت دائرے میں داخل ہو سکتے ہیں - اگر یہ منفی شرط پوری نہ کی جائے تو جو مثبت دائرے ہیں جو اعلیٰ درجے کے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں وہ ممکن ہی نہیں - بعض پرہیز اگر نہ ہو تو کوئی دوا فائدہ نہیں دیتی - بعض زہر کھائے جائیں تو اس کے نتیجے میں تریاق کی تلاش بے کار ہو گی - اگر آپ زہر کھائیں اور کھاتے رہیں تو تریاق بھی بے کار ہو گا - تو یہ جو آیات ہیں یہ اس زہر سے تعلق رکھتی ہیں جس کے ہوتے ہوئے خدا کی رحمت کا تریاق آپ سے کھینچ لیا جائے گا وہ آپ کو عطا ہی نہیں ہو گا -

اور عجیب بات ہے کہ ان آیات کا بھی درحقیقت تعلق سورہ فاتحہ ہی سے ہے جہاں رحمانیت کے مضمون کو خوب کھول کر پیش فرمایا گیا ہے، عبادت کے مضمون کو خوب کھول کر پیش فرمایا گیا ہے - اور اس بات کو سمجھنے کے نتیجے میں آپ کو بہت سی ایسی باتیں سمجھ آجائیں گی جن کے نتیجے میں آپ شیطان کی عبادت سے بچ سکتے ہیں ورنہ یہ کہہ دینا کہ شیطان کی عبادت سے بچو اور اس کا تفصیلی طریقہ نہ سمجھانا یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے - اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو بہت سی جگہوں پر کھولا ہے کہ شیطان کی عبادت ہوتی کیا ہے، کیسے اس سے بچنا ہے - مگر اس جگہ سورہ فاتحہ کے حوالے سے اس بات کو کھول کر بیان فرمایا گیا ہے یعنی بظاہر یہ اشارے ہیں لیکن ہر اشارے میں کھلے مضمون شامل ہیں -

اب دیکھ لیں آپ اس کا سورہ فاتحہ سے تعلق "ان اعبدونى هٰذا صراط مستقيم" - "اياك نعبد و اياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم" تو ایک ایک بیچ کا لفظ چھوڑ دیا گیا اور سورہ فاتحہ کے اہم ایسے الفاظ استعمال کئے گئے جو آپ کا ذہن لازماً سورہ فاتحہ کے رستے پر ڈال دیں - صراط مستقیم کے بعد مغضوب کا لفظ چھوڑ کے پھر ضالین کا لفظ استعمال فرما دیا گیا - "ولقد اضل منكم جبلا كثيراً" - تو یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ جگہ جگہ وہ نشان راہ مقرر فرماتا چلا جاتا ہے - تفصیل کے ساتھ سورہ فاتحہ کو نہیں دہرایا گیا مگر اتنے قطعی نشان دے دیئے ہیں سورہ فاتحہ کے کہ کسی انسان کا دماغ اس رستے سے بھٹک سکتا ہی نہیں -

پس "اياك نعبد" سے شروع ہو کر "ضالين" تک کے مضامین کے حوالے دے کر آپ کو بتایا گیا ہے کہ شیطان کی عبادت کرو گے تو یہ نعمتیں تمہیں نصیب نہیں ہو سکیں گی - اس کی سچی عبادت، صراط مستقیم اور ضالین کی لعنت سے بچنے کی جو نعمتیں ہیں یہ تمہیں نصیب نہیں ہو سکتیں - اب یہ تو نشان دہی ہو گئی مگر آگے شیطان کو پہچاننے والی باتیں یا اس کی عبادت سے بچنے کے طریق کہاں گئے - وہ دراصل اس سے پہلے جو مضمون ہے سورہ فاتحہ کا، اس میں بیان ہوئے ہیں اور اس طرف یہ آیات اشارہ کر رہی ہیں بلکہ کھلم کھلا انگلی اٹھا کر دکھا رہی ہیں - جب آپ سورہ فاتحہ کے اس حصے پہ پہنچتے ہیں "اياك نعبد" ہم تیری عبادت اور صرف تیری عبادت کرتے ہیں تو کیوں یہ فیصلہ دل میں کرتے ہیں - اس وجہ سے کہ اس سے پہلے خدا تعالیٰ اپنا ایک تعارف کروا چکا ہے اور وہ تعارف ہے کہ وہ رب العالمین ہے، وہ رحمان ہے، وہ رحیم ہے، وہ مالک یوم الدین ہے - یہ چار صفات اگر کسی وجود میں ہوں تو بے اختیار اس کی عبادت کے لئے روح آمادہ ہوتی ہے اور ان چار صفات کا علم کافی نہیں جو محض ذہن سے تعلق رکھتا ہو - ان چار صفات کے ایسے علم کی ضرورت ہے جو حق الیقین ہو اور کامل طور پر اعتماد ہو کہ ہاں یہی ہے - اگر یہ چار صفات آپ کو کسی جگہ دکھائی دیں گی تو لازماً

روح عبادت کرے گی اس وجود کی۔ اب شیطان کو پہچاننے کا طریقہ سمجھا دیا۔ فرمایا اگر تم رحمانیت میں بھی شیطان کی طرف جھک رہے ہو، غیر اللہ کی طرف جھک رہے ہو، اگر تم رحیمیت میں بھی غیر اللہ کی طرف جھک رہے ہو، اگر تم ربوبیت میں سب سے پہلے کہنا چاہئے تھا، ربوبیت میں غیر اللہ کی طرف جھک رہے ہو، رحمانیت میں، رحیمیت میں اور اسی کو مالک یوم الدین سمجھتے ہو تو پھر لازماً تم اس کی عبادت کرو گے۔ پھر تم اس مقام تک پہنچ ہی نہیں سکتے جہاں سے روح کی گہرائی سے یہ آواز اٹھے "ایاك نعبد"۔ اور اس میں شیطانی صفات کو منفی انداز میں اس طرح پیش فرما دیا کہ ربوبیت جہاں نہیں ہے وہاں ربوبیت رکھ دینا، رحمانیت جہاں نہیں ہے وہاں رحمانیت تصور کر لینا، رحیمیت جہاں نہیں ہے وہاں اس مقام کو رحیمیت کا مقام سمجھ بیٹھنا، جہاں ملکیت نہیں اور مالکیت نہیں وہاں ملکیت اور مالکیت کو تصور میں لانا اور اس پہلو سے اگر تم کرو گے تو لازماً مشرک بنو گے اور عبادت کا رخ یکسر بدل جائے گا اور شرک کی سب سے خطرناک تعریف یہ ہے جو اس آیت میں کی گئی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم سے میں نے عہد نہیں لے رکھا تھا کہ شیطان کی عبادت نہیں کرو گے۔ پس اس عبادت کے لفظ کے ساتھ یہ عہد لینا کہ شیطان کی عبادت نہیں کرو گے اس نے اس مضمون کو خوب کھول دیا کہ "ایاك نعبد" خدا کو کہو اور رب اور رحمان اور رحیم اور مالک شیطان کو سمجھو یہ وہ عبادت ہے جس سے ہم نے تمہیں روکا تھا۔

اور لفظ "اعهد اليكم" کا محاورہ عام عہد سے مختلف ہے۔ ایک عہد ہوتا ہے جس میں دو طرف شریک ہوتے ہیں اس کو معاہدہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جو انبیاء سے میثاق لئے ہیں ان میں دو طرفہ عہد ہے تم یہ کرو تو میں یہ کروں گا۔ ایک عہد ہوتا ہے جو ایک غالب اور مقتدر ہستی اپنے ماتحتوں سے لیتی ہے اور اس میں دو طرفہ عہد کی شقیں نہیں ہوتیں۔ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ یہ کام نہیں کرو گے، جب آپ یہ کہیں کسی بچے کو اور اس کو مجبور کریں کہ وہ آپ سے یہ عہد کرے تو یہ "اعهد اليكم" والا مضمون ہے۔ چنانچہ حضرت امام راغب لکھتے ہیں کہ یہ مضمون اس طرح کا ہے کہ کسی پر عہد فرض کر دینا اور اس کی حفاظت کی تلقین کرنا۔ تو فرمایا کہ ہم نے کیا ہمیشہ سے تم پر یہ عہد فرض نہیں کر دیا تھا اور لازم نہیں کر دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہیں کرنی۔ اگر تم اس کی عبادت کرو گے تو "ایاك نعبد" کا تعلق ہم سے کٹ جائے گا۔ پس اب پہچاننے کے طریقے کیا ہمارے سامنے آئے۔ اب دنیا میں جہاں جہاں بھی شیطان کی عبادت ہو رہی ہے یا غیر اللہ کو مالک سمجھنے کے نتیجے میں ہو رہی ہے غیر اللہ سے چار صفات کھینچ لیں تو آپ کی جوتی کی نوک بھی اس وجود کو سجدے نہیں کرے گی کیونکہ ہر سجدہ ایک منفعت کو چاہتا ہے ہر عبادت کے نتیجے میں کچھ حاصل ہوتا ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے نتیجے میں صراط مستقیم نصیب ہوتی ہے وہاں شیطان کی عبادت کے نتیجے میں ضالین کا مقدر ملتا ہے۔

یہ باتیں ساری ان آیات میں اپنے اپنے مقام پر رکھ دی گئی ہیں اور جب آپ ان کو کھول کر پڑھتے ہیں تو حیرت انگیز اس میں ایک ربط ہے، اس مضمون میں ایک تسلسل ہے، ایک گہرائی ہے اور ایک بات کو سمجھنے سے دوسری بات از خود سمجھ آنے لگتی ہے۔ پس اس پہلو سے میں اس آیت کے بعض دوسرے پہلو آپ کے سامنے کھولتا ہوں۔ کیا میں نے تم سے یہ عہد نہیں لیا تھا یا تم پر یہ عہد فرض نہیں کر دیا تھا "الا تعبدو الشیطٰن انه لكم عدو مبين" وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اب سب سے پہلے یہ دیکھنے والی بات ہے کہ شیطان کو ایک جگہ تو یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کھلا کھلا دشمن ہے اور دوسری جگہ یہ فرمایا گیا کہ "انه یراكم هو و قبيله من حيث لا ترونهم انا جعلنا الشیٰطين اولیآء للذين لا يؤمنون" کہ شیطان تو ایسا ہے کہ وہ تمہیں وہاں وہاں سے دیکھ کر تم پر حملے کرتا ہے جہاں جہاں سے تم اسے دیکھ نہیں سکتے۔ تو کھلا کھلا کیسے ہو گیا۔

شیطان کھلا کھلا دکھائی دینے والا نہیں لیکن اس کی دشمنی ضرور تمہیں دکھائی دے جائے گی، یہ وہ مضمون ہے "عدو مبين" ہونا اس کا ثابت ہے جن رستوں سے خدا تعالیٰ تمہیں روک رہا ہے جب قومیں اس رستے پر چلتی ہیں تو لازماً نقصان اٹھاتی ہیں۔ پس پہچانیں یا نہ پہچانیں کہ کس کی تحریص اور تحریک پر ہم ان رستوں پر چل رہے تھے مگر اس کا بد نتیجہ ضرور دیکھ لیتی ہیں تو تضاد نہیں ہے بلکہ مضمون کے بعض مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر نصیحت فرمائی جا رہی ہے وہ مختلف پہلو ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

پس اس کا، شیطان کا عدو مبین ہونا اس طرح دکھائی دیتا ہے کہ جب بھی آپ اس کی پیروی کریں اس کے نتیجے میں فساد برپا ہو جاتا ہے اور اس عدو مبین کی پیروی کیوں کرتے ہیں جبکہ خدا فرما رہا ہے وہ تمہیں وہاں سے دیکھ رہا ہے جو تم اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ وہ کون سا طریق ہے اس کا جس کے نتیجے میں تم اس کو پہچان نہیں سکتے۔ فرمایا "انا جعلنا الشياطين اوليآء للذين لا يؤمنون"۔ شیطان دوست بن کر آتا ہے اور جو دوست بن کر آئے جس کے دوستوں کے زمرے میں تم داخل ہو، جس کو تم اپنے دوستوں کے زمرے میں داخل کر لو اس کو تم پہچان نہیں سکتے پھر۔ اس لئے **شیطان اور شیطانی صفات کے لوگوں سے دوستی کرنا انتہائی مہلک چیز ہے پھر تمہیں شیطان کے شر سے آگاہی نہیں ہو گی اور وہ تم پر حملہ کر دے گا۔**

ایک تو یہ بات کھل گئی کہ شیطان تو نظر نہیں آتا مگر شیطان کے اولیاء اپنے بداعمال، بد کرداری کی وجہ سے دکھائی دے دیتے ہیں۔ اپنے اولیاء میں وہ ظاہر ہوتا ہے اس لئے پیشتر اس کے کہ تم اس کے اولیاء میں داخل ہو جاؤ اس کے اولیاء کو پہچانو اور ان سے پرہیز کرو اپنی مجلسوں کی حفاظت کرو، بد کردار لوگوں سے دور بھاگو۔ خدا کے خلاف بدزبانیاں اور بدتمیزیاں کرنے والوں کو اپنی مجلس میں کوئی راہ نہ دو۔ ان لوگوں سے توبہ کرو تو پھر تم خدا کی عبادت کے قریب تر ہو سکتے ہو۔

ایک موقع پر کالج کے طالب علم تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے یہ گزارش کی کہ میرے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں، دباتا ہوں لیکن وہ دبتے نہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا کوئی ساتھی ایسا ہے جو دہریہ ہے اس سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ کیونکہ بعض دفعہ وہ کہتا بھی نہیں مگر اس کے دل کے خیالات دوسرے انسان کے دل میں منتقل ہو جاتے ہیں، نمازی اگر ساتھ کھڑا ہوا کچھ اور سوچ رہا ہے تو نماز پڑھنے والے کی نماز کی توجہ میں فرق پڑے گا اور یہ ایک تجربہ شدہ حقیقت ہے، یہ کوئی توہمات سے تعلق رکھنے والی بات نہیں ہے۔ جس مجلس میں آپ بیٹھتے ہیں وہاں خیالات از خود ایک دوسرے کی طرف منتقل ہو رہے ہوتے ہیں گو تعین سے نہیں کہا جا سکتا کہ کس کے خیالات کس طرف جا رہے ہیں مگر خاموشی سے بیٹھیں تو مجلس میں خیالات از خود منتقل ہوتے ہیں اور کسی ظاہری سائنسی ذریعے سے ان کے انتقال کو ثابت نہیں کیا جا سکتا مگر ہوتے ضرور ہیں۔

پس صحبت شیطان کی اگر براہ راست نہ پہچانی جا سکے تو اس کے اولیاء سے پہچانی جائے گی جو شیطان کے اولیاء ہیں وہ ویسا رنگ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "الآ ان اولیآء الله" مخاطب کر کے ان کی صفات بیان فرمائیں جو خدا کے ولی ہیں۔ تو اللہ کے ولی اپنی صفات سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے رنگ بدل جاتے ہیں، ان کا اٹھنا بیٹھنا مختلف ہو جاتا ہے، ان کی چال ڈھال الگ ہو جاتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کا ولی ہو اور ایک بد کردار انسان اور دونوں میں فرق نہ پتہ لگے!!؟ پس خدا تعالیٰ نے لفظ اولیاء میں اس شیطان کو سمجھنے کی چابی رکھ دی۔ ایک طرف فرمایا وہ دکھائی نہیں دیتا۔ پھر فرمایا اس سے بچ کے رہو۔ اب انسان کہے گا جو دکھائی ہی نہیں دیتا، ہمیں پتہ ہی کچھ نہیں بچیں کس طرح۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ اولیاء بن کر تمہارے پاس آئے گا، تمہارا ولی بن کے آئے گا اور جو بھی شیطانی بات کرے گا شیطان کا ولی بنے گا، وہ پہچانا جاتا ہے کیونکہ ولی کے اندر اس کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اب اللہ کے ولیوں سے آپ کو خدا کی شناخت تو ہوتی ہے مگر ان کی ذات میں خدا تو نہیں ہوتا، صفات جلوہ گر ہو جاتی ہیں۔ پس لازماً شیطان کے اولیاء میں شیطان کی صفات جلوہ گر ہو جاتی ہیں وہاں وہ دکھائی دینا چاہئے اور دکھائی دیتا ہے۔ پس ایسے لوگوں سے پرہیز اور اپنے تعلقات کی حفاظت کرنا، نہ ایسے لوگوں کو گھروں میں آنے دیں، نہ ان کے گھروں میں جائیں، نہ ان سے مجلسیں لگائیں جن کی باتوں میں آپ کو کوئی بھی دین کے خلاف بو آتی ہو جن میں اللہ اور اس کے رسول کا احترام نہ ہو۔

چنانچہ قرآن کریم نے ایسے لوگوں کی مجالس کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ جہاں دین سے مذاق ہو رہا ہو وہاں سے اٹھ جایا کرو لیکن فرمایا کہ اگر دوبارہ جاؤ اور پھر تمہیں یہ محسوس ہو کہ تمہارے دل پر کوئی زنگ لگا ہے تو پھر کلیتہً ان سے تعلق کاٹ لو۔ عارضی علیحدگی ابتداء کے لئے ہے جب عارضی علیحدگی کے بعد وہ دوسری باتوں میں مصروف ہوں اور پھر تم ان کے پاس جا کے بیٹھ جاؤ اور ان کی بد کرداری میں فرق نہ آئے

جرمنی میں ترجمہ

جرمنی کی عدالتوں اور دیگر سرکاری محکمہ جات میں پیش کرنے کے لئے ہر قسم کے دستاویزات کے مصدقہ جرمن، انگریزی، اردو ترجمہ کے لئے حکومت جرمنی کی طرف سے مجاز اور لائسنس یافتہ ترجمان کی طرف براہ راست رجوع کریں۔ مستحق احباب کے لئے خصوصی رعایت بھی کی جا سکتی ہے۔

CHAUDHRYS TRANSLATION BURO

FRANKFURT TEL: 069-547995 FAX: 069-547415

اور تمہیں یہ خطرہ محسوس ہو کہ تم ان کا اثر قبول کرنے لگے ہو تو پھر تم پر لازم ہے کہ ان سے کلیتہً تعلق کاٹ لو ورنہ تم بالکل ان جیسے ہو جاؤ گے- پس یہ اولیاء الشیطٰن کو پہچاننے کے طریقے قرآن کریم نے نہ صرف اس آیت میں جس کا میں نے حوالہ دیا ہے بلکہ اور آیات میں بھی خوب کھول کر بیان فرمادیئے ہیں-

تو اپنی سوسائٹی کی حفاظت کریں، اپنی سوسائٹی سے اپنے بچوں کو بچائیں، اپنی بیویوں کو بچائیں، بیویاں اپنے خاوندوں پر نگاہ رکھیں اور ہماری سوسائٹیاں شیطان کے دوستوں سے کلیتہً کٹ جانی چاہئیں اور الگ ہو جانی چاہئیں- یہ ایک طریق ہے بچنے کا، مگر اور بھی بہت سے طریق اسی آیت نے ہمیں سکھا دیئے ہیں- رحمان، رب العالمین، اللہ ہے جب بھی ایک انسان خدا کی ربوبیت کو چھوڑ کر غیر اللہ کو رب سمجھتا ہے تو خدا تعالیٰ نے ربوبیت کی جتنی شرائط مقرر فرما رکھی ہیں ان سب کو نظر انداز کر دیتا ہے اور یہ سب سے بڑا محرک شیطان کی عبادت کا ربوبیت ہے دنیا میں سب سے بڑے فتنے اقتصادی فتنے ہیں- بڑی بڑی قومیں جو دنیا میں ناانصافی کرتی اور دوسری قوموں پر ظلم کرتی ہیں، اپنی ذات میں بعض دفعہ بڑی مہذب ہوتی ہیں- وہ سیاست دان جو یہ ظالمانہ فیصلے کرتے ہیں کہ فلاں قوم کے اقتصادی وسائل کو کاٹ ڈالو اگر وہ تمہارے ہاتھ نہیں آتے، وہ اپنے روزمرہ کے معاملات میں بہت بااخلاق اور شریف النفس، ادب سے بات کرنے والے اور آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ دیکھو کتنی سلجھی ہوئی قومیں ہیں لیکن جہاں ربوبیت کا معاملہ آیا وہاں ان کا شیطان کو رب قبول کر لینا اتنا کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ کسی دیکھنے والے کے لئے شک کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی- تمام دنیا کی بڑی بڑی قوموں پر نظر ڈالیں وہ کتنے دعوے کرتے ہیں اپنی عظمتوں کے، اپنی تہذیب و تمدن کی فضیلت کے، اپنے اعلیٰ اخلاق کے مگر جہاں بھی ربوبیت کا مسئلہ ہوگا وہ شیطان کے سامنے سر جھکائیں گے، ہرگز کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ اللہ ان سے کیا تقاضے کر رہا ہے- اگر قوم کے راہنما ربوبیت یعنی رزق کے معاملے میں قوم کے مفاد پر کسی اور قوم کے مفاد کو اس لئے ترجیح دیں کہ اللہ یہ چاہتا ہے تو ان کو اس منصب پر رہنے ہی نہیں دیا جائے گا اس لئے کچھ ان کی بے اختیاری بھی ہے، ساری قوم شیطان کی عبادت کر رہی ہے اور یہ عام طور پر انسان کا حال ہو چکا ہے- تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دعویٰ میری عبادت کا کرو اور مجھ سے توقع رکھو کہ میں اس کے فوائد تمہیں پہنچاؤں اور تمہارا ہر فعل شیطان کی عبادت میں ڈھلا ہوا ہو اور تم مجسم اس کے بندے بن چکے ہو تو بیک وقت ایسی باتیں کیسے ممکن ہیں، دو حکومتوں کے سامنے بیک وقت سجدہ نہیں ہو سکتا یا اس کو کرو گے یا اس کو کرو گے-

پس عبادت کا مضمون شرک سے تعلق رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ شرک سے توبہ کئے بغیر تم عباداللہ کی صف میں داخل ہو نہیں سکتے اور تمہاری دعائیں قبول ہی نہیں ہوں گی- اب اس پہلو سے جب آپ "ایاك نعبد" کو دوبارہ دہرا کے دیکھیں تو اور عظیم مضمون آپ کو دکھائی دینے لگیں گے- جب آپ کہتے ہیں "ایاك نعبد و ایاك نستعین" تو اس میں ایک تو یہ عجز کا اظہار ہے ہم عبادت تیری کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جو صفات تو نے پیش فرمائی ہیں اگر کوئی یقین کے ساتھ ان کو سچا مان جائے تو اس کے سوا چارہ ہی نہیں رہا- "ایاك نعبد" میں کوئی احسان نہیں ہے اللہ تعالیٰ پر کہ ہم نے فیصلہ کر لیا تیری عبادت کریں گے- یہ کہنے کا طریق ہے کہ تو نے اور چھوڑا کیا ہے جس کی عبادت کریں جب رب بھی تو، رحمٰن بھی تو، رحیم بھی تو اور مالک بھی تو، تو ہم پاگل ہو گئے ہیں جو کسی اور کی طرف جھکیں عبادت کے لئے- کوئی رہا ہی نہیں باقی-

تو ایاك میں یہ نفی جو غیر اللہ کی ہے، یہ "لا الہ" کی یہ کامل ہونی چاہئے- جتنی یہ کامل ہو گی "ایاك نستعین" کی دعا اتنی ہی مقبول ہو گی- اس مقصد کو سمجھے بغیر جب آپ دعائیں کرتے ہیں تو بسا اوقات سمجھ ہی نہیں آتی، دعائیں تو ہم بڑی کر رہے ہیں مگر قبول نہیں ہو رہیں- اے خدا ہم تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں "ایاك نستعین" تجھ سے مدد چاہتے ہیں، ادھر سے جواب ہی نہیں ملتا- ساری عمر کی عبادتیں اسی طرح غیر اللہ کے لئے وقف رہتی ہیں یا بے ثمر رہ جاتی ہیں، پھل نہیں لگتا اس لئے کہ عملی زندگی ان کی شیطان کی عبادت کر رہی ہوتی ہے- واقعاتی طور پر ان کا رزق غیر اللہ سے حاصل کیا جاتا ہے ان معنوں میں، ویسے تو سب رزق اللہ ہی سے ملتا ہے، کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرتے ہوئے رزق کے ان ذرائع سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جائز نہیں ہیں- جہاں بھی یہ بات داخل ہو گی یا جب بھی کسی آزمائش کے وقت انسان یہ فیصلہ کرے کہ ٹھیک ہے میری بلا سے، اللہ کو پسند ہو یا نہ ہو میرا رزق یہاں سے مل رہا ہے میں ضرور لوں گا، وہیں اس کا ربوبیت سے رشتہ کٹ گیا- پھر وہ جب نمازیں پڑھے گا تو اس کی نمازوں میں مزہ آ ہی نہیں سکتا- وہ اس وہم میں مبتلا ہے کہ میں تو بڑی دفعہ کہتا ہوں "ایاك نعبد، ایاك نستعین" اللہ مدد ہی نہیں کرتا میں کیا کروں- اس لئے مدد نہیں کرتا کہ تم اس راز کو سمجھ ہی نہیں سکے کہ "ایاك نعبد" کی سچائی اس بات کو لازم کرتی ہے کہ "ایاك نستعین" کی دعا قبول ہو اور یہ جو مضمون ہے اتنا تفصیل کے ساتھ، اتنا گہرائی کے ساتھ روزمرہ صادق آتا ہے کہ آدمی اگر آنکھیں کھول کر دیکھے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے-

جس جس معاملے میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت حقیقت میں کر رہا ہو خواہ ربوبیت کا معاملہ ہو خواہ رحمانیت کا، خواہ رحیمیت کا، خواہ مالکیت کا جہاں جہاں وہ سچا نکلے وہیں وہیں "ایاك نستعین" کی دعا جاگ اٹھتی ہے اور ان معاملوں میں ضرور خدا تعالیٰ مدد فرماتا ہے- پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے جو بندے اس کے بندوں کی اعانت میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اعانت اپنے اوپر فرض کر لیتا ہے- وہ خدا کے بندوں کی مدد کر رہے ہیں اللہ ان کی مدد کر رہا ہے خواہ پھر وہ مونہہ سے مانگیں نہ مانگیں یہ کام از خود جاری ہو جاتا ہے- یہ وہ مضمون ہے جس کا رحمانیت کے ساتھ ایک بہت گہرا اور عجیب تعلق ہے جس کے متعلق میں انشاءاللہ آئندہ کبھی بیان کروں گا-

رحمانیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بن مانگے دینے والا اور "ایاك نعبد" کی دعا بتاتی ہے کہ مانگو- "ایاك نعبد و ایاك نستعین" یہ بظاہر تضاد کیوں ہے؟- ایک اس کا حل یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ جہاں جہاں بھی آپ خدا تعالیٰ کی صفات سے تعلق جوڑتے ہیں عملی زندگی میں وہاں وہاں مانگے بغیر بھی وہ دیتا ہے وہاں وہ رحمان بن کر نکلتا ہے- اور جہاں آپ تعلق توڑ لیتے ہیں اس سے، وہاں بھی جب دیتا ہے اور دیتا ہے تو پھر بطور رحمٰن نہیں بطور رحیم دیتا ہے کیونکہ وہ مانگنے پر دیتا ہے- پس اس کے لئے وہ اعلیٰ درجے کی شرط نہیں ہے جو دوسرے معاملات میں خدا تعالیٰ نے عائد فرمادی ہے- مثلاً ایک مشرک، پتہ ہے کہ اس نے دوبارہ شرک کرنا ہے مصیبت میں پھنسا ہوا کہتا ہے میں تیری مدد مانگ رہا ہوں اس لئے مانگ رہا ہوں کہ اور مدد باقی نہیں رہی- اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ تو کوئی وقت نہیں مانگنے کا، یہ تو کوئی طریقہ نہیں مگر پھر بھی مان لیتا ہے یہ اس کی رحیمیت سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے یعنی مانگنے پر عطا کر دیتا ہے-

اور رحمانیت کے متعلق آنحضرت ﷺ کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات بھی اس مضمون پر خوب روشنی ڈال رہی ہیں کہ جو عبادالرحمٰن بن جائیں وہ سوتے ہیں تو اللہ ان کے لئے جاگتا ہے، وہ اپنے مفاد سے بے خبر ہوتے ہیں اور اللہ ان سے باخبر ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتا ہے، ان کو پتہ ہی نہیں کہ دشمن کیا سازش کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ مستعد ہو کر دشمن کی ہر سازش کو حملہ بننے سے پہلے پہلے نابود کر دیتا ہے- پس رحمانیت اور رحیمیت دونوں اپنے اپنے مقام پر جلوے دکھاتی ہیں کہیں نہ مانگنا خدا تعالیٰ کے قریب تر کر دیتا ہے کہیں مانگنا خدا تعالیٰ کے قریب تر کر دیتا ہے- آنحضرت ﷺ کی ذات میں یہ دونوں جلوے بڑی عظیم، حیرت انگیز صفائی سے ہمارے سامنے آتے ہیں مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے انشاءاللہ آئندہ کسی خطبے میں اس مضمون پر جو ایک علیحدہ مضمون ہے تفصیلی بعد میں روشنی ڈالوں گا-

اس وقت میں اس مضمون کی طرف واپس آرہا ہوں کہ شیطان کی عبادت کی پہچان اب کیا ہو گی-

پہلی اپنی ربوبیت کی حفاظت کریں یعنی اپنی رزق کی تمنا، اپنی دولت کی تمنا، اپنی جائیدادوں کی تمنا یہ سارے ربوبیت سے تعلق رکھنے والے مضامین ہیں ان کی نگرانی کریں اور حفاظت کریں- جہاں جہاں آپ غیر اللہ سے اپنے آپ کو چھڑا کر اللہ کی ربوبیت کے سائے تلے آئیں گے وہاں لازماً آپ کو خدا تعالیٰ کی عبادت ایسی نصیب ہو گی کہ ہر عبادت کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا جلوہ آپ پر پہلے سے زیادہ روشن ہوگا- اور "ایاك نعبد" کے نتیجے میں "ایاك

SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

نستعین"کا مضمون ایک قانون قدرت کی طرح جاری ہوگا اس میں پھر کوئی روک پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن سب سے بڑا فتنہ ربوبیت ہی کا فتنہ ہے یعنی غیر اللہ کو رب بنانا۔

پس فرمایا ہم نے تمہیں کہا نہیں تھا، عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کو رب نہ بنانا، یہ مطلب ہے اس کی عبادت نہ کرو اور تم اس کو رب بنا بیٹھے ہو اور جب اس کو رب بنا بیٹھے ہو تو تمہارا سارا معاشرہ دکھوں سے بھر گیا ہے۔ یہ وہ "عدو مبین" ہونے کا مضمون ہے۔ اب آپ دیکھیں جتنے بھی دنیا میں مسائل ہیں، جتنی مصیبتیں ہیں ان میں سب سے بڑی وجہ رزق کے حصول کی پاگلوں والی تمنا جو پھر کوئی بھی اخلاقی قدر اپنی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتی۔ چور چوری کرتا ہے اور یہ رزق کی تمنا ہے اصل میں اس نے شیطان کو رب بنالیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کرنی، اس نے کہا میں نے تو رزق حاصل کرنا ہی ہے وہ جب کسی غیر کا دروازہ توڑتا ہے تو شیطان کے دروازے توڑ کر اس کے گھر میں داخل ہوتا ہے عملاً، یعنی جہاں تک اس کی روح کا تعلق ہوتا ہے وہ شیطان کو اپنالیتا ہے اور یہ تمنا جتنی بڑھتی چلی جائے اتنا زیادہ سوسائٹی ظلم سے بھرتی چلی جاتی ہے۔ اس کا اگلا قدم ڈاکہ ہے، اگر گھر والے نے دیکھ لیا تو یہ خوف کہ مجھے پہچان نہ لیا ہو اس کے قتل پر اس کو آمادہ کر دیتا ہے۔ پھر یہ اور ظلم بڑھتا ہے تو گلیاں محفوظ نہیں۔ آتے جاتے یہاں تک بھی ہوتا ہے بعض معاشروں میں، امریکہ میں مثلاً واشنگٹن، نیویارک وغیرہ میں روزمرہ کی بات ہے کہ کسی عورت کے ہاتھ میں بہت قیمتی گھڑی ہے اس کی کلائی میں یا سونے کا کڑا پہنا ہوا ہے تو اس نے تیز دھار کا آلہ مارا اور ہاتھ بھی کٹ گیا اور کڑا کھل کے زمین پہ گرا اور وہ اٹھا کے بھاگ گیا یعنی ایک کڑے کی خاطر یا ایک گھڑی کی خاطر ہاتھ کاٹنا ان کے لئے کچھ بھی نہیں، کوئی برائی بھی دکھائی نہیں دیتی تو عدو مبین ہوا کہ نہیں شیطان۔ جو معاشرے کو ایسے ایسے ظلموں سے بھر دے وہ تمہارا دوست کیسے ہو گیا اور جب یہ ظلم پھیلتے ہیں تو جگہ جگہ چوری ڈاکہ اور اس کے نتیجے میں لوٹ مار، رستوں پہ کھڑے ہو کر ڈاکے ڈالنا اور پھر جتنے مظالم ہوتے ہیں یہ دکھائی دے رہے ہیں معاشرہ چیخ رہا ہوتا ہے کہ یہ ظالم ہیں لیکن اسی معاشرے میں وہ شیطان کے دوست بس رہے ہیں جو ان شیطانی صفات کے نتیجے میں معاشرے کو دکھ عطا کر رہا ہے اور ہر شخص اگر اس مقام پر آجائے جہاں اس کو حاصل ہو جائے کچھ تو وہاں دھوکے سے کام لینے میں کوئی بھی تردد نہیں کرے گا خواہ وہ پیسے دے کر عدالتوں کو اپنے حق میں جھوٹے فیصلے لے یا بچے چرا کر فیصلے لے، ہر ظلم ہی کی ایک قسم ہے جو شیطان کی دوستی کے مظاہر ہیں اور جب ساری سوسائٹی اولیاء الشیطان بن چکی ہو تو وہاں سے خیر کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔

اور ربوبیت کا مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سب سے اہم اور سب سے زیادہ وسیع طور پر انسانی زندگی پہ پھیلا پڑا ہے۔ چھوٹے بڑے امیر غریب سارے ممالک اس میں ملوث ہیں۔ تمام انسان اس میں ملوث ہیں، اگر احمدی بھی ملوث ہو گئے تو یہ لوگ بچیں گے کیسے۔ یہ سوال ہے جو میں اٹھانا چاہتا ہوں

ہوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی
وہ ہم سے بھی زیادہ کشتہ تیغ ستم نکلے

پھر تو یہ حال ہے جو آپ پر صادق آئے گا۔ غالب کا یہ شعر کہ جن سے ہمیں توقع تھی کہ خستگی کی داد پائیں گے وہ تو ہم سے بھی زیادہ خستہ نکلے تو پھر تو دنیا اسے یہ کہے گی کہ تم سے ہم امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ تم ہمیں بچاؤ گے تم تو خود غیر اللہ کی عبادت کر رہے ہو۔ جب تمہارا اپنا رزق پاک صاف نہیں رہا تو بنی نوع انسان کے رزق کو کیسے پاک صاف کرو گے اور جب یہ حال ہو گا پھر اللہ آپ کا رب بنے گا کیسے؟ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شیطان کو رب قبول کر لو اور اللہ رب بن جائے۔ اور اللہ رب نہ ہو تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا، پھر تو سارا قصہ ہی ختم ہے۔

تو اس دنیا کو بچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں تم وہ آخری خدا کی جماعت ہو اگر تم نہیں بچاؤ گے تو کوئی بچانے والا نہیں آئے گا۔ اتنی اہم ذمہ داریوں کو سمجھے بغیر آپ روزمرہ کی زندگی میں ایسے معاملات میں ملوث ہوں، کوئی دن نہیں ہوتا ڈاک میں جہاں ایسے خط نہ ملتے ہوں فلاں نے مجھے یہ کہا اتنے پیسے لے کے بھاگ گیا، فلاں اتنے پیسے کھا گیا فلاں مکر ہی گیا ہے کہ میں نے لئے تھے پیسے۔ کسی نے کہا کہ پیسے دو میں فلاں ملک پہنچاتا ہوں۔ ہم نے ڈھونڈا تو دیکھا، نظر آنا بند ہوا تو پتہ لگا کہ آپ اس ملک میں پہنچ گیا ہے، وہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اس قدر ظالمانہ کارروائیاں ہو رہی ہیں اور دعوے یہ ہوں کہ "ایاك نعبد و ایاك نستعین"۔ دعائیں مانگیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں بعض ایسے لوگ۔ تو کس کی عبادت کر رہے ہیں مدد اس سے مانگیں پھر۔ کیوں کہ ایاك نعبد نے شرط لگا دی ہے ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اس لئے مدد کے لئے تیرا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں اگر عبادت کسی اور کی کر رہے ہیں تو آواز آئے گی کہ اے لعنتیو! دور ہٹ جاؤ میرے دروازے سے۔ جس کا دروازہ تمہارے دل کھٹکھٹا رہے ہیں وہی تمہارا معبود ہے اسی سے جا کے مدد مانگو۔ تو دعاؤں کی قبولیت کا راز اس بات میں خدا تعالیٰ نے کھول دیا ہے اور کتنا کھل کر یہ مضمون سامنے آجاتا ہے **آپ اپنے تعلقات کو اللہ تعالیٰ سے ٹھیک کریں، اپنی عبادت کا رخ اس طرف پھیریں اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک شیطان کی عبادت سے کلیتہً اجتناب نہ کریں**۔ اب یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آسکے۔ سمجھ میں صاف آگیا ہے اور پھر اگر ہاتھ نہ پڑے پھر بھی یہی آیت آپ کے کام آئے گی مگر پھر اس میں ایک اور درد کا پیدا ہونا ضروری ہے۔

ایک انسان ایک بددیانتی کے معاملے میں ملوث ہے، گندی عادتیں پڑ چکی ہیں اور کئی قسم کی اقتصادی بے راہروی کا عادی ہو گیا ہے، وہ تعلق توڑنا چاہتا ہے ان باتوں سے، خدا کے حضور حاضر ہونا چاہتا ہے کہ اے خدا جو پاک رزق تو عطا کرے وہی میرے لئے کافی ہے اور بس نہیں چلتا تو اس وقت یہی دعا اور طرح کام آتی ہے "ایاك نعبد و ایاك نستعین" اے خدا ہم تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں مگر ہو شیطان کی رہی ہے اس لئے ہم تجھ سے مدد مانگ رہے ہیں۔ کچھ ایسا کر ہمارے لئے کہ ہمیں اپنی عبادت نصیب فرما۔ جب دل میں درد پیدا ہو اور یہ دعا اس مضمون کے ساتھ کی جائے تو پھر اس کا اثر آپ ضرور دیکھیں گے لازماً ظاہر ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تو ہر توقع جو انسان سے رکھی ہے، اپنے بندوں سے، اس کو آسان کر کے دکھا دیا ہے کھول کھول کر سمجھا دیا ہے یہ طریق اختیار کرو، یہ طریق اختیار کرو تو پھر تم میری راہ پر قدم رکھنا مشکل نہیں پاؤ گے، وہ راہ آسان ہوتی چلی جائے گی۔

"و ان اعبدونی هٰذا صراط مستقیم" سیدھی بات یہ ہے میری عبادت کرو سیدھے رستے پر چل پڑو گے کوئی خطرہ نہیں، کوئی وہاں ڈاکہ نہیں، کوئی چور اچکا نہیں آسکتا اور وہ ترقی کی راہ وہ ہے "انعمت علیهم" والی۔ ان لوگوں کی راہ ہے کہ اے خدا جن پر تو نے نعمتیں نازل فرمائیں۔ تو ہر انسان اپنی سربلندی کے لئے یا نعمتوں کے حصول کے لئے یا رزق میں برکت کے لئے دنیا میں جھک مارتا پھرتا ہے ساری توجہات، ساری محنتیں ان چیزوں کے لئے وقف کر رکھی ہیں اور جو آسان سیدھا رستہ خدا نے سمجھا دیا ہے اس پر چل کے دیکھتا نہیں اس وجہ سے کہ یقین کی کمی ہے اور اگر یقین کی کمی ہے تو پھر جس پر یقین زیادہ ہے اس کی عبادت ہوگی جس پر یقین کم ہے اس کی نہیں ہوگی تو یہ شرک کی پہچان کا پیمانہ بن گیا اور اللہ تعالیٰ پر کس حد تک یقین ہے، یہ پہچاننا ہو تو اپنے روزمرہ کے رد عمل سے آپ لازماً پہچان سکتے ہیں، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس بارے میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی رہے۔

آگے رحمانیت کا مضمون ہے۔ جب بھی آپ بنی نوع انسان کو یا ان میں سے بڑے لوگوں کو رحمان سمجھیں تو جب کوئی مشکل پڑے ان کی چوکھٹ پہ جا کے رحمان، رحمان کی آوازیں دیتے ہیں اور ان سے تعلق بعض دفعہ اس طرح بھی رکھتے ہیں جیسے رحمانیت کا اپنے بندوں سے تعلق ہے یا بندوں کا رحمان سے ہے بن مانگے دینے کا مضمون بھی یہاں بالکل بعینہ صادق آتا ہے۔ بہت سے انسان بڑے لوگوں سے اس لئے تعلق نہیں رکھتے کہ ہم ان سے مانگیں گے بلکہ وہ تعلق ہی میں بن مانگے کے فائدے پیش نظر رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ تعلق ایسے ہیں جن کے نتیجے میں فائدہ پہنچنا ہی پہنچنا ہے۔ شاہ کا مصاحب بنا ہوا اتراتا پھرتا ہو بڑے لوگوں سے واسطے ہوں، بڑی چوکھٹوں پر جاتا ہو تو ارد گرد کے فوائد اسے خود بخود ملتے ہیں، ضروری نہیں کہ اس سے مانگے۔ کوئی آج کل یہ نظر رکھتا ہو کہ نواز شریف صاحب کے محل سے کون نکلتا ہے اور کون جاتا ہے یا اس سے پہلے بھٹو صاحب کے محل سے کون نکلا کرتا تھا اور کون جاتا تھا یہ باتیں اتنی ہی کافی ہیں اس کے لئے۔ اور ایسے لوگوں کی چٹھیاں پھر مچلکوں کی طرح چلتی ہیں۔

اور ایک دفعہ ایک تحقیق کے نتیجے میں واقعتہً ایسی باتیں سامنے آئیں کہ جن لوگوں کو حکومت کے قریب سمجھا گیا وہ یہ بھی نہیں کہتے تھے کہ فلاں نے ہمیں یہ کہا ہے اور فلاں طرف سے آرڈر آیا ہے وہ صرف دو حرف ڈال دیتے تھے کہ یہ کام کرنا ہے اور وہ کام ہو جاتا تھا، بڑے بڑے افسروں کی مجال نہیں تھی کہ یہ جاننے کے باوجود کہ فلاں کا دوست ہے یا آنا جانا رکھتا ہے وہاں اس کے حکم کا انکار کر سکیں۔ تو رحمان یہ بن جاتے ہیں ان معنوں میں کہ بن مانگے دینے والے بن گئے ہیں ان کے کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہہ کے مانگیں تو اکثر انکار ہی ہو جائیں گے۔ تو انسان رحمٰن کسی اور کو سمجھے اور اللہ سے تعلق رکھے یعنی بظاہر، اور کہے اے رحمٰن تیری صفت رحمانیت نے ایسا میرے دل کو کھینچا ہے کہ اب میں یہ فیصلہ کرتا ہوں "ایاك نعبد و

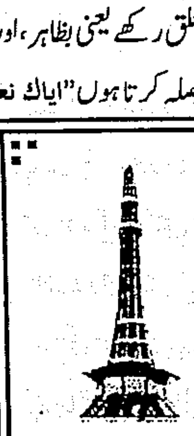

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

ایاك نستعین"-

توجو ربوبیت کی چمک تھی، ربوبیت کی کشش تھی وہ اپنی جگہ کام کر رہی ہے-ایک رحمانیت کی کشش ہے وہ اپنی جگہ کام کرتی ہے پھر گناہوں سے بخشش کے لئے رحمانیت کام آتی ہے جہاں کوئی شخص پھنسا وہاں اس کا رحمٰن بدل جاتا ہے اللہ کی طرف دوڑنے کے بجائے پہلا خیال اپنے دوستوں کا آتا ہے، اپنے تعلق والوں کا آتا ہے، افسر متعلقہ کا آتا ہے، اس سے رحم کی بھیک مانگوں اور جو بھی بخشش ہے اس کے بغیر ممکن نہیں گویا اس کی رحمانیت ہی ہے جو ڈھانپ لے تو میں بخشا جاؤں گا نہ ڈھانپے تو نہیں بخشا جاؤں گا-واقعتۃً یہ توکل کس پر ہے یہ ہے اصل بات-اگر توکل غیر اللہ پر ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا بالکل بے معنی ہوگا-مرغی کے متعلق آتا ہے کہ انڈے کہیں دے، بیٹیں کہیں اور کرے-پس دین کو تو آپ نے بیٹوں سے بھر دیا ہو اور انڈے دوسرے گھروں میں دیتے ہوں اور جب ضرورت پڑے تو بیٹوں کے مقام پر جا کے انڈے مانگیں یہ کیسے ہو سکتا ہے- **آپ نے اگر رحمٰن سے تعلق رکھنا ہے تو پاکیزگی کا، رحم کا تعلق اس طرح رکھیں کہ اس کی رحمانیت کے مقابل پر کسی کی رحمانیت کو خاطر میں نہ لائیں-ہر مشکل، ہر مصیبت کے وقت پہلا خیال دعا کا ہو اور اس طرح بھی انسان اپنی شناخت کر سکتا ہے**-اگر پہلا خیال دوسروں کا ہو اور ساتھ دعا بھی مانگے یا کہے کہ آپ میرا یہ کام کروا دیں اور دعا بھی کریں تو یہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے-اگرچہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس راہ کے خطرات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہوئے ہمیں سمجھایا ہے-

فرمایا ہے توکل اللہ پر کرنا، اس کی رحمانیت پر توکل کرنا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیا کے ذرائع جو خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں ان سے آپ مونہہ پھیر لیں اس لئے وہ ذرائع اختیار کرنے ہیں اور اس کے باوجود رحمٰن خدا کو سمجھنا ہے یا رب خدا کو سمجھنا ہے-جب تک آپ اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکیں گے آپ کے تعلقات اپنے رب سے یا اپنے رحمٰن خدا سے درست ہو ہی نہیں سکتے-سوال یہ ہے کہ وہ تعلقات آپ کی نظر میں ادنیٰ ہیں جو دنیا کے ہیں یا اللہ سے جو رحم کی توقع ہے وہ ادنیٰ ہے-اور یہ باریک فیصلہ ہر انسان اپنی ذات کے اندر کر سکتا ہے، کچھ بھی مشکل نہیں ہے-اگر کہیں دنیا کے اسباب انسان اس لئے اختیار کرتا ہے کہ میرے اللہ کا حکم ہے اور مسلسل یقین رکھتا ہے کہ ان اسباب کو پھل لگیں گے ہی نہیں جب تک خدا نہیں چاہے گا تو یہ اسباب پھر شرک نہیں ہیں، یہ عبادت بن جاتے ہیں اور "ایاك نعبد" میں یہ داخل ہو جاتے ہیں پھر-

پس "ایاك نعبد" کا یہ مضمون بنے گا کہ اے خدا ہم مانگتے ہی نہیں بلکہ تو نے جو کچھ ہمیں مہیا کیا ہے سب کچھ اس راہ میں صرف کر رہے ہیں اب باقی ہمارے پاس کیا رہا ہے- لیکن جو کچھ تو نے ذرائع اور اسباب ہمیں مہیا فرمائے تھے وہ تیری مرضی کے بغیر کام کر ہی نہیں سکتے اس لئے اپنا سب کچھ لے کے تیرے دربار میں حاضر ہو گئے ہیں- مانگتے بھی تجھ سے ہیں اور جیسے تو نے کہا وہ سب کر دیکھا ہے-اب نتیجہ نکالنا تیرے ہاتھ میں ہے-اس لئے "ایاك نستعین" ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور مدد چاہنے میں دعاؤں کے رنگ سیکھنے کا مضمون بھی داخل ہے اس کو وہاں تک پھیلائیں تو پھر اور بھی زیادہ آپ کی دعا میں وسعت پیدا ہو جائے گی اور گہرائی پیدا ہو جائے گی-

یہ جو دعا کے مختلف طریق "ایاك نعبد" کے حوالے سے میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس میں یہ بات بھی داخل اگر آپ کر لیں کہ اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں واقعتۃً تعلق توڑ بیٹھے ہیں دوسروں سے جو تو نے کہا یہ کیا کروا ایسے موقع پر وہ کر رہے ہیں ہم اور اس کے باوجود ہم اپنی طاقت سے کچھ بھی حاصل نہیں کرتے کیونکہ ہماری دعاؤں میں بھی نہیں جانتے کہ وہ سوز اور وہ قوت ہے دل کی گہرائی سے اٹھنے والی دعاؤں کی قوت جو مقبولیت کا نشان بن جایا کرتی ہے، ہم نہیں جانتے کہ وہ قوت ان دعاؤں کو حاصل ہے کہ نہیں، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے ذرائع کافی ہیں کہ نہیں-اب ذرائع ناکافی ہوں تو پھر انسان غیر اللہ کی طرف بھی دوڑ سکتا ہے- غیر اللہ کی طرف دوڑنے کا ایک معنی یہ ہے کہ پورے ذرائع کام نہیں کرتے چلو رشوت دے کر کچھ ذرائع کو آسان کر لیں-

تو یہ دعا ان معنوں میں پھر ایک عظیم دعا بنے گی اور کار آمد ہو گی کہ یہ فیصلہ کریں کہ جو کچھ ہماری طاقت میں تھا اس لئے کیا تھا کہ تو نے فرمایا تھا-اس لئے تو نہیں کیا کہ ہم ان چیزوں پر سہارا کر رہے ہیں اور ثبوت یہ ہے " ایاك" یعنی صرف تیرا، صرف تیری عبادت کرتے ہیں-اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ بعض ناجائز ذرائع ہمارے رستے میں آئے تھے مہیا ہوئے تھے ہمیں لوگوں نے سمجھایا کہ اگر چاہو تو یہ کام کیا جا سکتا ہے مگر ہم رک گئے، ہم نے نہیں کیا تا کہ جب تیرے حضور یہ دعا لے کے حاضر ہوں کہ "ایاك نعبد" تو اس میں کسی قسم کا کوئی رخنہ نہ ہو، کوئی کھوٹ شامل نہ ہو-اس لئے اب سب کچھ ہم تیرے حضور حاضر کر رہے ہیں یہ دعا نامقبول ہو ہی نہیں سکتی، ناممکن ہے-اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بندوں نے اس کو آزما کے دیکھا ہے-

جب ان شرطوں کے ساتھ آپ خدا کے حضور حاضر ہوں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ دعائیں مقبول نہ ہوں-اگر کہیں مقبول نہیں ہو رہیں یا لگتا ہے کہ مقبول نہیں ہو رہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کے دو ایسے پہلو ہیں جو پیش نظر رکھنا-ایک ہے وفا اور صبر کا پہلو- "ایاك نعبد" میں یہ بھی مضمون ہے کہ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں "و ایاك نستعین" اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں، یہ چند دن کا قصہ نہیں رہا، یہ چند مہینوں کی بات نہیں یہ سال دو سال کا ماجرا نہیں ہے ساری زندگی ہم یہی کریں گے تو پھر مایوسی کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، پھر تو بال بڑھاپے سے بھڑک بھی اٹھیں تب بھی انسان یہی کہے گا کہ تیری دعا سے میں مایوس ہونے والوں میں سے نہیں ہوں تو بعض دفعہ دعا میں ایک صبر کا مضمون داخل ہوتا ہے جو "ایاك نعبد" میں شامل ہے-

پس اس لئے یہ کہنا کہ دعا مقبول نہیں ہوئی یہ درست نہیں، یہ دعا کی شرطوں کی آزمائش کا ایک طریق ہے-اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جو کہتے ہو کہ سب کچھ مجھے دے بیٹھے ہو، سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے، ساری زندگی کی وفائیں میرے قدموں میں ڈال دیں تو چلو دیکھتے ہیں کہ واقعتۃً سچے بھی ہو کہ نہیں اور جب پھر انسان وفا کا معاملہ کرے تو بعض دفعہ ساری عمر کی مانگی ہوئی دعائیں بھی خدا ایسے لحات میں قبول کر لیتا ہے جن لحات میں دوسرے خدا کو چھوڑ کر جا رہے ہوتے ہیں اور **ایسا شخص جو وفا کے ساتھ دعاؤں پر قائم رہتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے خدا کی گود میں آ جاتا ہے** تو ایک یہ بھی وجہ ہے کہ بسا اوقات انسان دھوکہ کھا جاتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہو رہی-

ایک اور بھی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور وجوہات میں سے بیان فرمائی ہے کہ بعض دفعہ جو انسان مانگ رہا ہے وہ اس کے حق میں اچھا نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا بلکہ اس سے بہتر دے دیتا ہے اور بعض دفعہ جو مانگ رہا ہے اس کے لئے حالات کی تیاری قانون قدرت کے مطابق کچھ وقت چاہتی ہے اور وہ آناً فاناً تیاری ہو نہیں سکتی کیونکہ قانون قدرت کے خلاف ہے تو اس کے لئے بھی صبر کی بھی ضرورت ہے اور توکل کی ضرورت ہے-فرمایا جہاں تم بظاہر نامقبول دعائیں بھی دیکھتے ہو یاد رکھنا اگر اس پر تم صبر سے کام لو اور "ایاك نعبد" کا پیچھا نہ چھوڑو، "ایاك نستعین" کی آواز بلند کرنی بند نہ کر دو تو جو تم مانگ رہے تھے اس سے بہت زیادہ دے گا، کچھ اس لئے کہ اس دعا نے جس رنگ میں یہ مانگی گئی ہے وہ قبول تو ہونا ہی ہونا تھا کچھ اس لئے کہ تمہیں جو وقتی طور پر ٹھوکر سی لگی صدمہ سا آیا کہ جو میں نے مانگا تھا وہ تو نہیں ملا- تو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس طرح اشک شوئی کرتا ہے جو دیتا ہے اس سے زیادہ دیتا ہے جو مانگا گیا تھا اور بظاہر وہ قبول نہیں ہوا تو اپنی طرف سے جرمانہ ڈال دیتا ہے، خدا تعالیٰ کا تو کوئی جرمانہ نہیں مگر بندے بعض دفعہ اپنے پیار کے اظہار میں کہتے ہیں میں نے تمہیں کہا تھا میں چیز دوں گا، میں بھول گیا اب یہ میری طرف سے ایک اور ہے یہ جرمانہ ہے میرا- تو اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے جب وہ جھکتا ہے تو اتنا جھک جاتا ہے ذلیل ترین بندوں کے مقام تک پہنچ کر ان کو عطا کرتا ہے اور اپنے اوپر پابندیاں ڈال دیتا ہے کہ او ہو تمہیں تکلیف پہنچی اب میں تمہیں بڑھا کر دوں گا تا کہ تمہارے سارے صدمے دور ہو جائیں، ساری کوفت ختم ہو جائے-

یہ عبادت کا مضمون ہے جس کے اور بھی بہت سے پہلو ہیں مگر سرِ دست میں یہی بیان کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ **عباد اللہ بننا لازم ہے ہم پر-اگر ہم اللہ کے بندے بن جائیں تو خدا کی ساری کائنات ہماری ہو جائے گی**-لیکن اللہ کے بندے اس لئے نہیں کہ کائنات ہماری ہو جائے گی-یہ کہ ہماری ساری کائنات اس کی ہو جائے اس روح کے ساتھ عبادت کریں، اس روح کے ساتھ خدا سے عبادت مانگیں تو دیکھیں دنیا کی تقدیر کتنی جلدی جلدی بدلتی ہے-کل عالم میں انقلاب برپا ہو جائے گا جس کی آپ تمنا لے کے اٹھے ہیں آج اور وہ آپ کے وقت کے اندازے، آپ کے اندازوں کے پیمانے بدل جائیں گے-اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن کریم کی آیات سے سچی راہنمائی حاصل کر کے اس راہنمائی پر عمل کرنے کی توفیق بخشے-

دفتر سے خط و کتابت کی صورت میں اور خصوصیت سے اپنے ایڈریس کی تبدیلی کی اطلاع دیتے وقت براہ کرم اپنا AFC نمبر ضرور تحریر فرمائیں-یہ نمبر آپ کے ایڈریس لیبل پر درج ہوتا ہے-
(مینجر)

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، آسٹریلیا)

زمین پر ہمارے آدم سے پہلے بھی انسان بستے تھے

ٹیلیگراف لنڈن کی خبر کے مطابق اور جس کا یہاں ٹی-وی پر بھی چرچا رہا ہے چلی میں ایسے انسان کے قدم کے نشانات ملے ہیں جو آج سے ۱۲۵۰۰ سال پہلے وہاں بستے تھے- ان کے علاوہ جو پرانی اشیاء ہتھیار وغیرہ ہزاروں کی تعداد میں وہاں سے ملی ہیں وہ بھی قدیم ترین انسانی ہتھیاروں سے تقریباً تیرہ ہزار سال پرانی ہیں- یہ دریافت اس لحاظ سے بڑی اہم خیال کی جارہی ہے کہ اس نے شمالی اور جنوبی امریکہ کے قدیمی باشندوں کے بارہ میں جو مروجہ تھیوریاں ہیں کہ وہ کب اور کیسے یہاں پہنچے ان کو غلط ثابت کرکے رکھ دیا ہے-(بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۱۲ر فروری ۹۷ء)

اس سے کچھ عرصہ پہلے ایک اور جدید تحقیق اخباروں میں چھپی تھی جس کے مطابق چودہ ہزار سال قبل امریکہ اور برازیل میں آسٹریلیا کے Aborigines نسل کے لوگ آباد تھے -دونوں کے Genes اور کھوپڑیاں باہم ایک جیسی تھیں- اس پر یہاں کے اخباروں نے بڑے فخر سے یہ لکھا تھا کہ امریکہ کے قدیم ترین باسی تو ہم آسٹریلین تھے-

جہاں تک آسٹریلیا کے قدیمی باشندوں کا تعلق ہے سائنسدان وثوق سے کہتے ہیں کہ وہ کم از کم چالیس ہزار سال سے یہاں پر رہ رہے ہیں بلکہ اب تو پتھروں اور غاروں میں ایسے نشانات رستہ وغیرہ یا حدود متعین کرنے والے ملے ہیں جو ۱۷۶۰۰۰ سال تک پرانے ہیں اور یہ تقریباً وہ زمانہ ہے جب انسان دو پاؤں پر چلنے لگا تھا جسے Homo Erectus کہتے ہیں گویا یا تو انسان اسی زمانہ میں یہاں پہنچ گیا تھا اور یا پھر انسانیت کئی مراکز میں ارتقائی مراحل آزادانہ طور پر طے کرتی رہی ہے-

اگر جدید سائنسی تحقیقات کو درست تسلیم کیا جائے تو یہ ماننے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ ہمارے آدم سے پہلے بھی زمین پر انسان بستا تھا اور آدم زمین پر خدا کا خلیفہ تو تھا لیکن پہلا انسان نہیں تھا-

لیکن یہ بات بائبل کے بیان کے خلاف ہے جو کہتی ہے کہ آدم زمین پر پہلا انسان تھا (Genesis 1:26-2:8) اور چونکہ یہ بات سائنسی تحقیقات کے خلاف ہے لہٰذا بہت لوگ یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یا تو بائبل محرف ہو چکی ہے یا وحی و الہام کا سلسلہ (نعوذ باللہ) مشکوک ہے چنانچہ ایسے لوگ متشکک اور دہریہ ہو گئے ہیں-

قرآن کریم کا انسانیت پر احسان ہے کہ اس نے اس معاملہ میں بھی لوگوں کو شک کی دلدل سے باہر نکالا ہے کیونکہ یہ کتاب خود شک سے بالا ہے- چنانچہ موجودہ تحقیقات سے بہت پہلے کوئی ۸۹ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق موجود تھی- سائل پروفیسر ریگ انگلستان کا رہنے والا ایک ثقہ ماہر علم ہیئت تھا وہ تمام دنیا کی سیر کے ارادے سے وطن سے نکلا اور بڑے بڑے لیکچر دیتا پھر رہا تھا کہ لاہور بھی آ نکلا- حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اس کے لیکچر کو سنا اور اس سے ملاقات کی اور تبلیغ کی- اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے کی خواہش ظاہر کی- آپؑ ان دنوں اپنے آخری سفر کے دوران لاہور میں قیام پذیر تھے- حضورؑ نے ملاقات کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس نے ۱۲ر مئی ۱۹۰۸ء اور دوسری بار ۱۸ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضورؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اس دوران اس نے بہت سے سوالات پوچھے جن کے حضور نے بہت لطیف جواب مرحمت فرمائے-

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۵۳ و ۴۲۶)-

ایک سوال جو اس نے پوچھا وہ یہ تھا کہ "بائبل میں لکھا ہے کہ آدم یا یوں کہئے کہ پہلا انسان جیحون سیحون میں پیدا ہوا تھا اور اس کا وہی ملک تھا- تو پھر کیا یہ لوگ جو دنیا کے مختلف حصوں امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ میں پائے جاتے ہیں یہ اس آدم کی اولاد سے ہیں؟"

اس سوال کا جو جواب حضورؑ نے مرحمت فرمایا وہ یہ تھا کہ:

"ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی اس مسئلہ میں ہم توریت کی پیروی کرتے ہیں کہ چھ سات ہزار سال سے ہی جب سے یہ آدم پیدا ہوا تھا اس دنیا کا آغاز ہوا ہے اور اس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا اور خدا گویا معطل تھا- اور نہ ہی ہم اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ تمام نسلِ انسانی جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہے یہ اسی آخری آدم کی نسل ہے- ہم تو اس آدم سے پہلے بھی نسل انسانی کے قائل ہیں جیسا کہ قرآن شریف کے الفاظ سے پتہ لگتا ہے- خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ 'انی جاعل فی الارض خلیفۃً' (بقرۃ:۳۱)- خلیفہ کہتے ہیں جانشین کو- اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق موجود تھی- پس امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ کے لوگوں کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس آخری آدم کی اولاد میں سے ہیں یا کہ کسی دوسرے آدم کی اولاد میں سے ہیں-"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۳۲)

اس سلسلہ میں ایک اور دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفاً یہ علم دیا گیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کا ظہور (یعنی دعویٰ نبوت یا قرآنی وحی کا آغاز) آدم کے ۴۵۹۸ شمسی سال بعد ہوا اور آنحضرت ﷺ کے روز وفات تک ۴۷۳۹ قمری سال گزر چکے تھے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۲-۹۴)-

اس حساب سے تا دم تحریر آدمؑ سے ۵۹۸۵ شمسی سال گزر چکے ہیں (ہو سکتا ہے اس بنیاد پر کبھی نئے کیلنڈر کا آغاز بھی کیا جائے) یہ عرصہ قمری حساب سے ۶۱۴۶ سال بنتا ہے- ظہور نبوت ۲۰ اگست ۶۱۰ء کو ہوا تھا جس پر ۱۳۸۷ سال گزر چکے ہیں (عہد نبوی کا قمری شمسی کیلنڈر مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب)

قرآن کریم کا اسلوب بائبل کی اصلاح کرنے کا بڑا پیارا ہے- کاش بائبل کے پیروکار قرآن کریم کے اس احسان پر غور کریں- یہی ایک مثال لے لیں- بائبل بھی کہتی ہے کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا اور قرآن بھی کہتا ہے کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا- لیکن قرآن کریم نے یہ کہہ کر کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مٹی سے پیدا کیا گیا اور اے انسانو تم سب کو بھی مٹی سے پیدا کیا گیا، آدم کی اس بارہ میں تخصیص ختم کر دی ہے اور یوں یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا گیا ہے- یعنی وہی عناصر جو مٹی میں ہوتے ہیں وہ سبزیوں، پھلوں، اناجوں، دودھ، گوشت وغیرہ کے توسط سے کئی حالتیں بدل کر انسان کے جسم کا حصہ بنتے ہیں- اس طرح بائبل کی اصلاح بھی کر دی کہ آدم کو مٹی سے پیدا کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بغیر کسی تغیر و تبدل کے مٹی سے ہی پیدا کیا گیا تھا اور لہٰذا وہ پہلا انسان تھا-

قرآن کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا "عیسیٰ کا حال اللہ کے نزدیک یقیناً آدم کے حال کی طرح ہے اسے (یعنی آدم کو) اس نے خشک مٹی سے پیدا کیا، پھر اس کے متعلق کہا کہ تو وجود میں آجا تو وہ وجود میں آنے لگا" (آل عمران: ۶۰)-

نیز تمام انسانوں کو مٹی سے پیدا کرنے کے بارہ میں فرمایا "اور اس کے نشانات میں سے (ایک نشان) یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا- پھر اس پیدائش کے نتیجہ میں تم بشر بن جاتے ہو اور (تمام زمین میں) پھیل جاتے ہو- (الروم: ۲۱)-

الغرض آدمؑ بھی اسی طرح مٹی سے پیدا ہوئے تھے جس طرح ہم سب اور عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے، لہٰذا وہ پہلے انسان نہ تھے- اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انسان کے زمین میں پھیل جانے کا ذکر بھی کیا ہے-

مذکورہ بالا تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ارتقاء کے ابتدائی مراحل میں ہی دنیا میں پھیل گیا تھا- نوع انسانی کا ارتقاء بطور ایک درخت کے ہوا جو ایک ہی جڑ سے نکلا اور جس کی شاخیں در شاخیں اور پھر آگے ان کی شاخیں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں- انسان کی تخلیق کے بعد اللہ نے اس کو مناسب حال قوتیں عطا کیں اور ان کے مناسب حال ہدایت کا سامان کیا- چنانچہ ہر شاخ در شاخ میں جونہی انسان جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور روحانی لحاظ سے اس قابل ہوا کہ خدا کی طرف سے آنے والی ہدایت کو حاصل کر سکے، سمجھ سکے اور اس پر عمل کر سکے تو اللہ نے وہاں اپنا خلیفہ بصورت آدم مقرر فرما دیا- ساری دنیا کی طرف صرف حضرت محمد ﷺ کو ہی مبعوث کیا گیا تھا- اگر ہر شاخ در شاخ میں اپنے اپنے وقت پر ایک آدم آیا ہو تو کوئی عجب نہیں کہ اب تک ایک لاکھ آدم گزر چکے ہوں- (علاوہ ازیں آدم سے تمثیلی طور پر ابن آدم یا نوع انسانی بھی مراد ہو سکتا ہے-)

چنانچہ نوع انساں کا شجر شاخ در شاخ ہو کر جو دنیا میں پھیلا اس پر ترقی و تباہی اور جہالت و ہدایت کے بھی دور آتے رہے ہیں جس طرح دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں اور سالوں میں تبدیل ہوتے ہیں- خدا ہی جانتا ہے کب سے یہ حالات انسانوں پر گزر رہے ہیں- ہمارے آدم سے تو بہرحال پہلے کے ہیں کیونکہ ان کو آئے ہوئے تو صرف ۵۹۸۵ سال ہی اب تک گزرے ہیں- واللہ اعلم بالصواب-

---

بقیہ سوال و جواب از صفحہ ۱۲

دوست سے ایک غیر مسلم نے سوال کیا جو انٹرنیٹ پر مختلف Religious Forums میں زیر بحث آیا اور اس دوران میرے بیٹے زبیر سے بھی وہ باتیں کرتا رہا- وہ احمدیہ علم کلام سے بہت متاثر ہوا ہے اور اس نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون" (آل عمران آیت ۶۰)- اس کو اس آیت کے سمجھنے میں یہ مشکل پیش آئی ہے کہ "قال لہ" تو یہ سب ماضی کا قصہ ہے پھر "فیکون" مضارع کا صیغہ استعمال ہوا ہے حالانکہ زبان کے اعتبار سے یہاں "فکان" ہونا چاہئے تھا- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کو عقل ہی کوئی نہیں اور پتہ ہی نہیں کہ "یکون" کا مطلب کیا ہے- یہ عراقی دوست تو عرب ہیں ان کو تو "قال لہ کن فیکون" کی سمجھ آنی چاہئے تھی-

نہایت گہرا اور عارفانہ الٰہی کلام

قرآن کریم نے تخلیق آدم کا جو محاورہ استعمال کیا ہے اس کے مقابل بائبل یہ محاورہ استعمال کرتی ہے کہ اس نے کہا ہو جا اور وہ ہو گیا- یہ ایک بہت ہی Clumsy محاورہ ہے- اس لئے کہ اس میں Spontanious Creation کا تصور ملتا ہے یعنی خدا نے آدم سے کہا ہو جا اور وہ اسی وقت ہو گیا- اس غلط محاورہ نے جو غالباً انسانوں نے بعد میں گھڑا ہے یا اس کے مفہوم کو نہیں سمجھ سکے کیونکہ بعض دفعہ ماضی کا لفظ مستقبل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور اس کا بھی سوال کرنے والے کو پتہ نہیں ورنہ بائبل کا یہ معمہ بھی حل نہیں کر سکے گا- بائبل جو کہتی ہے کہ اس نے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا، یہ جو کہا گیا کہ ہو گیا یہ دراصل بائبل میں یقین دلانے کی خاطر تھا کہ یہ اتنا یقینی اور قطعی امر ہے کہ اگرچہ بعد میں ہو گا مگر ایسا یقینی ہے جیسے مٹھی میں ہو چکا ہے- اس مضمون کو بائبل کے پڑھنے والے یا تو سمجھ نہیں سکے یا لکھنے والے نے غلط لکھا ہو گا- مگر میرے خیال میں تو محاورہ بہت اعلیٰ تھا، لکھنے والوں کی غلطی نہیں، سمجھنے والوں کی غلطی ہے- قرآن کریم نے جو محاورہ استعمال کیا ہے وہ ہر قسم کے شک سے بالا ہے اور عین فطرت اور تخلیقی تقاضوں کے مطابق ہے- اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے "کن" ہو جا تو "فیکون" کا مطلب ہوتا ہے وہ ہونا شروع ہو گیا اور ہو کر رہے گا- چونکہ "یکون" مضارع کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے ہوتا ہے، ہو گا- یعنی حال پر بھی حاوی ہے اور مستقبل پر بھی حاوی ہے اور یہ صحیح تصویر ہے جو ہر قسم کی تخلیق پر بعینہ اطلاق پاتی ہے- آدم کو جب کہا ہو جا تو اس کے متعلق اس کو سمجھنے میں یہ غلط فہمی ہوئی کہ گویا بائبل کی طرح مراد یہ ہے کہ وہ ہو گیا اور پھر اس کے لئے مستقبل کا صیغہ استعمال کرنا یہ بالکل غلط ہے- قرآن کریم نے ہر جگہ یہی محاورہ استعمال کیا ہے- صرف آدم کی تخلیق میں نہیں- اس محاورہ کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی اللہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہونی شروع ہو جاتی ہے اور ہو کر رہتی ہے اور اپنی تکمیل تک وہ لازماً پہنچتی ہے - یہ جو ترجمہ ہے یہ نہ صرف یہ کہ اعتراض سے بالا ہے بلکہ بہت ہی گہرے اور عارفانہ کلام پر دلالت کرتا ہے جو تخلیق کی ہر نوع پر اطلاق پاتا ہے- پس آپ اپنے بیٹے کو یہ نکتہ سمجھا دیں تاکہ وہ اس غیر مسلم کو ڈٹ کر جواب دیں-

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

دور حاضر کا شہرہ آفاق عظیم پاکستانی سائنس دان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کے کارناموں اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ

(مسعود احمد خان دہلوی۔ سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)

(قسط دوم)

وطن عزیز سے والہانہ محبت

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی مادر وطن یعنی پاکستان سے والہانہ محبت تھی۔ اس والہانہ محبت کی وجہ سے ہی آپ پاکستان کو اوائل میں ہی سائنس اور ٹیکنالوجی کی شعبوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کر کے اسے دنیا میں عزت و عظمت کے بہت بلند مقام پر فائز دیکھنے کے متمنی تھے۔ آپ نے صدر ایوب کے سائنسی مشیر اور اٹامک انرجی کمیشن آف پاکستان کے ممبر کی حیثیت سے جو آپ ہی کے مشورہ اور تجویز کے مطابق معرض وجود میں آیا تھا ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم عام کرنے سے متعلق بہت ہی مفید تجاویز اور سکیمیں پیش کیں لیکن افسر شاہی کی طرف سے انہیں چنداں اہمیت نہیں دی گئی جس کی وجہ سے ان پر عمل نہ ہو سکا۔ تاہم سائنسی ترقی کے بنیادی تقاضے پورے کرنے کے سلسلہ میں آپ کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں بہت سے اداروں کا قیام عمل میں آیا۔ آپ کی تجویز اور مشورہ کے مطابق وجود میں آنے والے پاکستان ایٹامک انرجی کمیشن کو آپ مسلسل چودہ سال تک اپنے ماہرانہ مشوروں سے نوازتے رہے۔ Pinsteck کے لئے موقعہ کی مناسب و موزوں جگہ اور علاقہ کے انتخاب میں بھی آپ کا تعاون بہت کار آمد اور مفید ثابت ہوا۔ پھر Kanupp کے حصول اور دستیابی پر آپ نے بہت زور دیا اور اس کی بھرپور تائید کی۔ آپ نے حکومت پاکستان کو مجبور کیا کہ وہ ترقی یافتہ ممالک میں اپنے سائنس دانوں کو ٹریننگ دلوائے اور آپ نے اپنے ذاتی روابط کو بروئے کار لا کر دنیا کی اہم یونیورسٹیوں اور لیبارٹریوں میں ان کے لئے جگہیں نکلوائیں اور ٹریننگ کا انتظام کیا۔ آپ نے پاکستان میں Pakistan Space & Upper Atmosphere Committee (SUPARCO) جیسے اہم ادارہ کے قیام کا نہ صرف خواب دیکھا بلکہ اس کے قیام میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کا بڑی ذمہ داری سے بھرپور مظاہرہ کیا۔ آپ نے صدر ایوب خان کو پاکستان کے سیم و تھور کے مسائل حل کرنے میں امریکہ کی مدد حاصل کرنے کا مشورہ دیا اور اس سلسلہ میں عملی اقدامات کر کے ان مسائل کے حل میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں ایٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین جناب منیر احمد خان کی معاونت سے ایٹمی ایندھن کی افزودگی کا پلانٹ قائم کرنے کی سکیم مرتب کی لیکن صدر ایوب خان نے اسے مالی رکاوٹوں کی بنیاد پر التوا میں ڈالے رکھا اس طرح پاکستان نے بنیادی اہمیت کی حامل اس ٹیکنالوجی کے حصول کا سنہری موقعہ ہاتھ سے گنوا دیا حالانکہ تیس سال پہلے یہ ٹیکنالوجی بغیر تحفظات کے بہت کم قیمت پر حاصل ہو سکتی تھی۔ آپ کی ان عظیم خدمات کا جناب منیر احمد خان نے اپنے مضمون Slaam Passes into History مطبوعہ "دی نیوز" لاہور مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۶ء میں ذکر کیا ہے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے اس مضمون میں لکھا:

"بہت کم پاکستانی ہونگے جو اپنی مادر وطن کو دنیا میں عزت و احترام کا وہ بلند مقام دلانے میں کامیاب ہوئے ہونگے جو ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے دلایا"۔

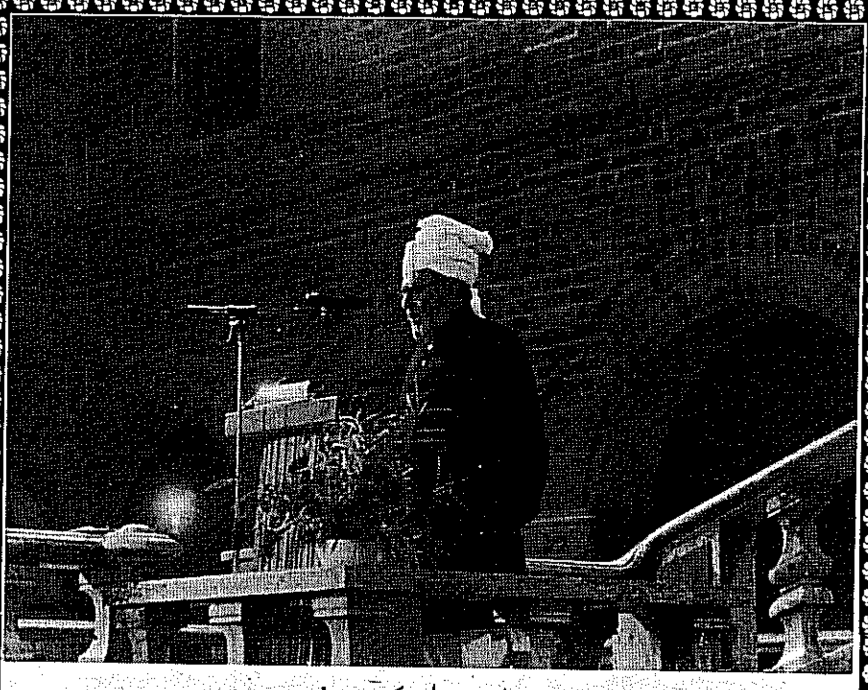

سویڈن میں ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام لینے کے بعد حاضرین سے مخاطب ہیں

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پاکستان کے مایہ ناز فرزند تو تھے ہی اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ سائنس کے میدان میں تیسری دنیا کے ہیرو اور محسن بن کر ابھرے۔ آپ نے پسماندہ ملکوں کے سائنس دانوں کو تربیت دینے کی غرض سے "انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم کرنے کی سکیم انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کی منظوری اور اس کا تعاون حاصل کرنے کی غرض سے ایجنسی میں پیش کی۔ اس سکیم کی بعض نوبیل انعام یافتہ امریکی سائنس دانوں اور بھارت کے سائنس دان بھابھا نے شدید مخالفت کی۔ مسٹر بھابھا دراصل اس سنٹر کے قیام کے حق میں تو تھے لیکن وہ چاہتے تھے کہ یہ سنٹر بمبئی میں قائم ہو۔ انہوں نے محترم ڈاکٹر سلام سے کہا کہ اگر وہ ان کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو وہ آپ کی مدد سے اس سنٹر کے بمبئی میں قیام کا انتظام کر دیں گے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان کی اس پیشکش کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ آپ یہ سنٹر پاکستان میں قائم کرنا چاہتے تھے لیکن اس وقت کی حکومت اس کے لئے مالی امداد فراہم کرنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ آپ نے ہمت نہ ہاری اور اپنی کوششیں جاری رکھیں اور بالآخر آپ ۱۹۶۴ء میں بعض چوٹی کے سائنس دانوں کے تعاون اور اٹلی کی معاونت سے اٹلی ہی میں ٹریسٹی کے مقام پر یہ سنٹر قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اصل غرض آپ کی یہی تھی کہ تیسری دنیا کے پسماندہ ممالک سے تعلق رکھنے والے سائنس دانوں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں پاکستانی سائنسدانوں کو اعلیٰ تربیت کے مواقع فراہم ہوں۔ آپ نے اس ادارہ کے پہلے ڈائریکٹر کی حیثیت سے تیسری دنیا کے تیس ہزار سائنس دانوں کو اعلیٰ سائنسی ریسرچ کے مواقع بہم پہنچائے اور اس حقیقت سے سب آگاہ ہیں کہ ان میں ایک بہت بڑی تعداد پاکستانی سائنس دانوں کی شامل ہے۔ یہ سنٹر محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کا جاری کردہ ایسا چشمہ فیض ہے جس سے تیسری دنیا کے سائنس دان بالعموم اور پاکستان کے سائنس دان بالخصوص مستفیض ہوتے چلے جائیں گے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اپنے وطن عزیز پاکستان سے والہانہ محبت کا عالمی سطح پر ایک اور بالشان اظہار اس وقت ہوا جب ۱۹۷۹ء میں آپ کو مشہور زمانہ نوبل انعام کا حق دار قرار دیا گیا۔ اس وقت سب سے پہلے بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اور پھر برطانیہ اور بعض دوسرے ممالک نے آپ کو اپنے ملک کی شہریت اور اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازنے کی پیشکش کی۔ یہ سب ممالک چاہتے تھے کہ آپ ان کے ملک کے شہری کی حیثیت سے یہ اعزاز حاصل کریں اور ان کے ملک کے لئے عزت اور شہرت کا باعث بنیں۔ لیکن آپ نے ان میں سے کوئی ایک پیشکش بھی قبول نہ کی۔ ہر پیشکش کو آپ رد کرتے چلے گئے۔ آپ یہ پیشکشیں کیوں نہ مسترد کرتے جبکہ اپنے پیارے وطن کی محبت تو آپ کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ آپ نے ہر ایسی پیشکش قبول کرنے سے معذرت کرتے ہوئے اس امر کا برملا اظہار کیا کہ فرض عین کا درجہ رکھنے والی میری یہ دلی تمنا ہے کہ میں یہ عالمی اعزاز ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے وصول کروں اور اس طرح میرے وطن عزیز سرزمین پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہو کہ اس کے ایک فرزند کو فزکس میں نوبل انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ وقت آنے پر آپ نے فرض عین کا درجہ رکھنے والی اپنی اس دلی تمنا کا عملاً بہت ہی اچھوتے انداز میں اظہار کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپ کے اس اچھوتے عملی اظہار پر دنیا عش عش کئے اور آفرین کہے بغیر نہ رہی۔ جب شاہ سویڈن نے ایک پرشکوہ تقریب میں مختلف ملکوں کی نابغہ روزگار ہستیوں کی خدمت میں نوبل انعامات پیش کئے تو محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اس موقع پر پاکستان کا نام بلند کرنے اور اس کی عزت و عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے سر سے پاؤں تک پاکستانی لباس میں ملبوس ہو کر شاہ موصوف سے اپنا انعام حاصل کیا۔ آپ شیروانی اور شلوار میں ملبوس تھے۔ سر پگڑی سے مزین تھا اور پیروں میں اپنے علاقہ کا مخصوص کھسہ پہنا ہوا تھا۔ آپ کے سائنسی کارناموں کے ساتھ اس تاریخی موقع کی یہ تاریخی تصویر دنیا بھر کے اخباروں میں شائع ہوئی اور

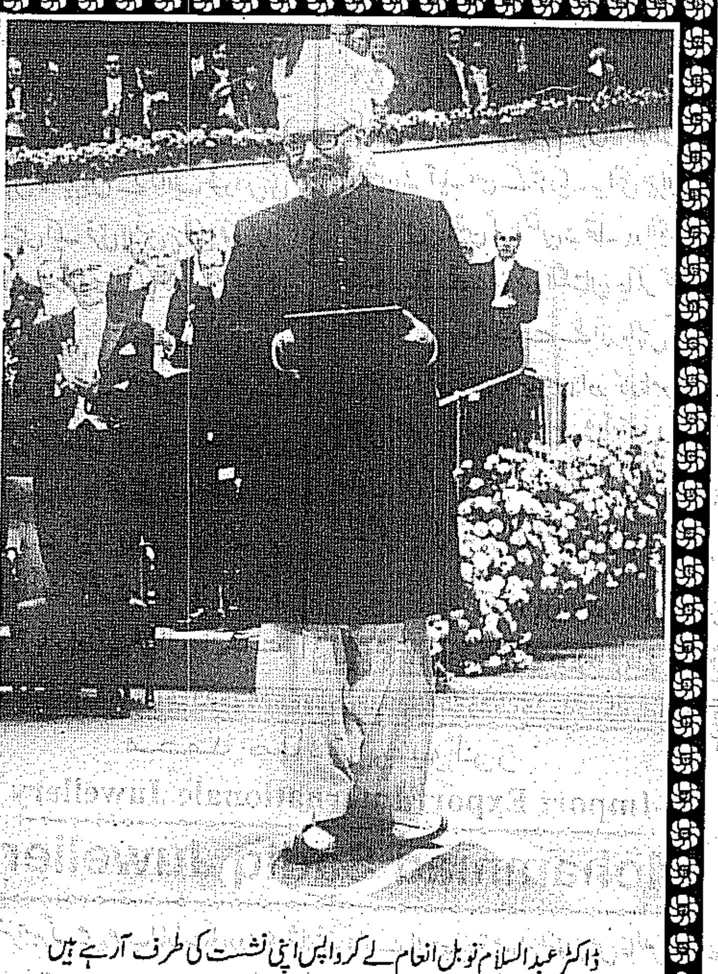

ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام لے کر واپس اپنی نشست کی طرف آرہے ہیں

شرق و غرب کے آخری کونوں تک پاکستان کو سربلند کرنے اور اس کی شہرت اور عظمت کو چار چاند لگانے کا موجب ہوئی۔ دنیا کا کوئی مؤقر اخبار اور رسالہ ایسا نہ تھا جس نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ آپ کے وطن پاکستان کو خراج تحسین و عقیدت پیش نہ کیا ہو۔ آپ کا وجود ایک بلند پایہ و فیض رساں سائنس دان کی حیثیت سے دنیا بھر میں پاکستان کی نیک نامی کا موجب ہوا اور جب تک آپ زندہ رہے دنیا کے اعلیٰ ترین سائنسی حلقوں میں آپ کے حوالہ سے پاکستان کے نام کی دھوم مچی رہی۔ مزید بر آں آپ کے وجود سے علی الخصوص تیسری دنیا میں سائنسی علوم کی ترویج اور آپ کے پیش کردہ نت نئے سائنسی نظریات کی شکل میں فیض کا جو عظیم چشمہ جاری ہوا ہے آئندہ بھی آپ کے نام اور نیز آپ کے وطن عزیز پاکستان کی دھوم مچتی چلی جائے گی۔ آپ کی وفات پر

بڑائی کے باوجود عجز و انکسار کا مجسمہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی عظمتوں اور رفعتوں نیز اعزازات و انعامات کی پیہم نازل ہونے والی بارشوں کے باوجود آپ میں عجز و انکسار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور یہ وصف آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے طفیل اپنے والد بزرگوار کی طرف سے ورثہ میں ملا تھا۔ انسان تو سب برابر اور یکساں قابل عزت ہیں۔ دنیوی نقطہ نگاہ کی رو سے اگر کوئی چھوٹا شخص آپ سے ملتا تو آپ اس سے بھی بہت کشادہ دلی، خوش روئی اور خندہ پیشانی سے ملا کرتے تھے۔ ملنے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس دور کے شہرہ آفاق عظیم سائنس دان سے باتیں کر رہا ہے۔ انگریزی روزنامہ "ڈان" نے اپنے شمارہ ۲۲ نومبر

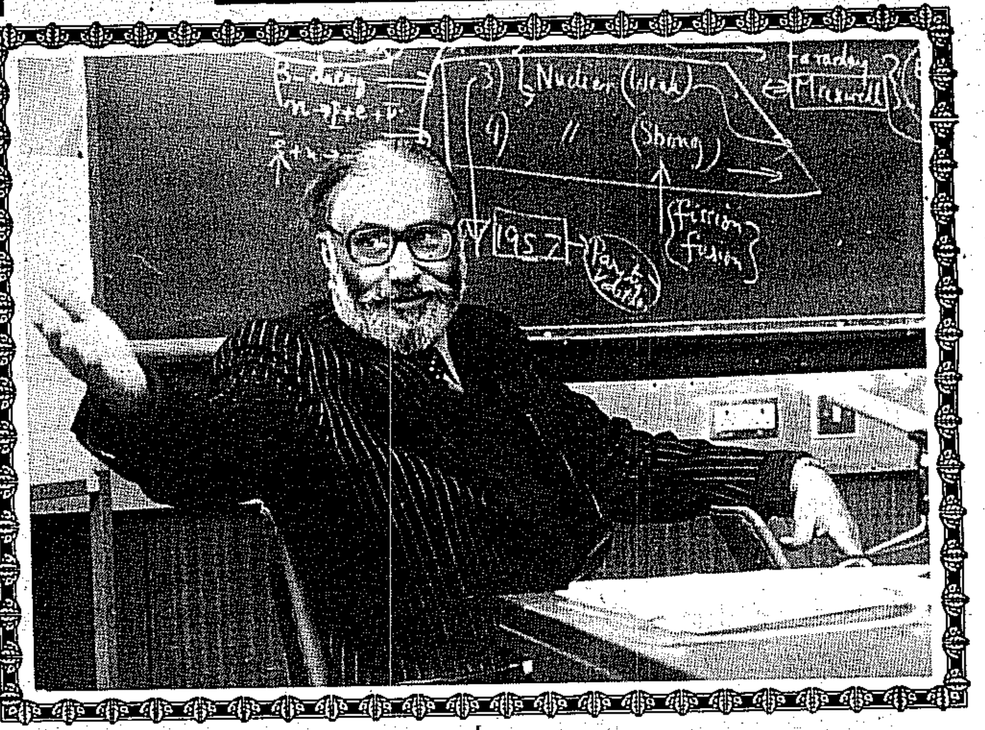

جو ۲۱ نومبر کو لندن میں ہوئی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر محترم فاروق احمد خان لغاری نے اپنے تعزیتی پیغام میں ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر بالکل بجا فرمایا ہے:

"ڈاکٹر سلام اپنی ذات میں پاکستان کے ایک عالی مرتبت سفیر کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ نوبیل انعام یافتہ ہونے کے بل پر دنیا میں سرفرازی حاصل کرنے والے واحد پاکستانی تھے۔ اس حیثیت میں آپ اپنی مادر وطن کی عزت بلند کرنے کا موجب بنے اور اس طرح آپ نے اس کی مسلمہ شناخت ہونے کا بلند مرتبہ حاصل کیا۔ آپ نے دنیائے سائنس کے نقشہ پر پاکستان کے نقش کو بڑی مضبوطی اور پائیداری کے ساتھ ابھارنے کا کارنامہ انجام دیا"۔

(ترجمہ: پاکستان ٹائمز لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء)

۱۹۹۶ء میں اور اٹامک انرجی آف پاکستان کے سابق چیئرمین جناب منیر احمد خان صاحب نے اپنے مضمون مطبوعہ "دی نیوز" مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۶ء میں آپ کی سیرت کے اس درخشاں پہلو کا بھی خاص طور پر ذکر کیا ہے "ڈان" نے تو لکھا ہے کہ وہ Ivory Tower سائنس دان نہیں تھے جس کے معانی ہیں کہ وہ ایسے انسان نہیں تھے جو اپنی انا کے خول میں بند رہنے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ جناب منیر احمد خان صاحب نے آپ کی اس صفت کا ذکر تو خاصی تفصیل سے کیا ہے لیکن اس میں ایک لفظ ایسا استعمال کیا ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس خوبی کو اس میں سمو کر رکھ دیا ہے اور وہ لفظ ہے Unassuming یہ لفظ اپنے آپ کو نمایاں نہ کرنے والے حلیم الطبع انسان کے لئے بولا جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ آپ بہت سلیم الفطرت اور حلیم الطبع واقع ہوئے تھے۔ آپ ہر انسان کو انسان ہونے کے ناطے تعظیم و تکریم کا مستحق سمجھتے تھے۔ مجھ ایسے احد من الناس کو آپ سے بارہا ملنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے آپ کو ہو بہو ایسا ہی پایا۔ ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے مجھ سے ملنے سے انکار کیا ہو۔ یا میری طرف سے پوچھے جانے والے کسی سوال کا برا منایا ہو۔ میں اکثر و بیشتر الفضل کے نمائندے کی حیثیت سے ملا کرتا تھا تاکہ آپ کو من جانب اللہ عطا ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں اور رفیع الشان اعزازات کی خبر الفضل میں شائع کر سکوں۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 1NG

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

مجھے آپ کو زندگی میں پہلی بار دیکھنے اور باتیں کرنے کا اتفاق غالباً ۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء میں اس وقت ہوا جب آپ کیمبرج یونیورسٹی سے بی۔ اے۔ آنرز (ریاضی) اور بی۔ اے۔ آنرز (فزکس) کے امتحانات اصل سے قریباً نصف مدت میں بہت اعزاز کے ساتھ پاس کر کے وطن واپس تشریف لائے۔ مجھے پتہ چلا کہ آپ لاہور میں پرانی انار کلی اور نابھ روڈ کے علاقہ میں غالباً ربانی روڈ کی کسی گلی میں اپنے ماموں حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب حکیم (جو مغربی افریقہ میں سلسلہ احمدیہ کے نامور مبلغ تھے) کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں پتہ کرتا کراتا آخر اس گھر تک جا ہی پہنچا جو اس گدڑی کی طرح تھا جس میں لعل بے بہا چھپا ہوا تھا۔ میں نے دستک دی۔ حضرت مولانا حکیم صاحب کے ایک فرزند ارجمند نے، جنہیں میں پہلے سے جانتا تھا، دروازہ کھولا اور آمد کا مقصد معلوم کرنے کے بعد بیٹھک کے طور پر استعمال ہونے والے ایک کمرے میں مجھے بٹھا گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں ہندو طلباء کے قائم کردہ ریکارڈ توڑنے اور کیمبرج میں بی اے آنرز (ریاضی) کا امتحان تین سال کی بجائے دو سال میں اور بی۔ ایس۔ سی۔ آنرز (فزکس) کا امتحان تین کی بجائے صرف ایک سال میں بڑے اعزاز کے ساتھ پاس کرنے والا نوجوان اپنے بھائی عبدالسمیع کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوا۔ میں اپنی توقع اور تصور کے سراسر برخلاف اس نابغہ روزگار نوجوان کو بالکل سیدھے سادے عام نوجوانوں کی طرح سادہ ہی نہیں بلکہ منکسر المزاج اور خاموش طبع پا کر ہکا بکا رہ گیا۔

ستم ظریفی کا آئینہ دار واقعہ

رپورٹر الفضل کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا۔ آنے کا مقصد بیان کیا۔ سیدھے سادے نابغہ روزگار نوجوان کی محیر العقول کامیابیوں کے کوائف خود اس کی زبان سے سنے۔ میں ایک فری لانس پریس فوٹو گرافر مسٹر عزیز کو بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ چنانچہ اپنی غیر معمولی لیاقت کی دھاک بٹھانے والے اس نوجوان کا فوٹو کھنچوایا اور واپس چلا آیا۔ الفضل میں تو میں نے خبر شائع کرنا ہی تھی سو کر دی لیکن میں نے ساتھ ہی انگریزی میں بھی خبر بنائی اور وہ خبر مع فوٹو پاکستان ٹائمز کے نیوز سیکشن میں دے آیا۔ دو روز تک انتظار کیا لیکن خبر شائع نہ ہوئی۔ آخر تیسرے روز رات کو پاکستان ٹائمز کے دفتر جا کر نیوز ایڈیٹر کمال صاحب سے ملا اور ان سے کہا کہ اس اطلاع پر مشتمل میں خبر دے گیا تھا لیکن وہ تا حال شائع نہیں ہوئی۔ وہ کہنے لگے خبر تو میری نظر سے بھی گزری تھی لیکن سچ بات یہ ہے کہ مجھے یقین نہیں آیا کہ ایک نوجوان اتنی کم عمر میں بی۔ اے۔ آنرز ریاضی کا امتحان تین سال کی بجائے دو سال میں پاس کرنے کے بعد بی۔ اے۔ آنرز فزکس کا امتحان تین سال کی بجائے صرف ایک سال میں پاس کر دکھاتا ہے اور پھر پاس بھی کرتا ہے اس شان کے ساتھ کہ انگریز طلباء کو مات کر دکھاتا ہے۔ میں نے سوچا اگر یہ خبر غلط نکلی تو اخبار کی بہت سبکی ہوگی تاہم میں نے وہ خبر اپنے رپورٹر کو دے دی تھی کہ وہ پہلے اس کی تصدیق کرے۔ ہوا یہ کہ رپورٹر صاحب نے اسے ضائع کر چھوڑا۔ القصہ خبر چھپنی تھی نہ چھپی۔

شبہ اور دغدغہ میں پڑ کر پاکستان ٹائمز کے نیوز ایڈیٹر کمال صاحب نے خبر نہ چھاپ کر جس ستم ظریفی کا مظاہرہ کیا تھا قدرت نے انہیں اس کا عجب رنگ میں جواب دیا۔ جب وہی نوجوان ۱۹۵۲ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے اور طبیعیات میں یکسر جدید نظریات پیش کر کے دنیا بھر میں تہلکہ مچانے کے بعد ۱۹۵۷ء میں لندن کے امپیریل کالج میں پروفیسر مقرر ہوا تو اس کا یہ تقرر بھی ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ اس وقت اس کی عمر صرف ۳۱ سال تھی اور اس سے پہلے کوئی ایشیائی تو کجا کوئی یورپی یا برطانوی سکالر بھی اتنی کم عمر میں اس بلند علمی مرتبہ کو نہ پا سکا تھا۔ پہلے قلیل ترین مدت میں بیک وقت بی اے آنرز (ریاضی) اور بی ایس سی (فزکس) کے امتحانات خصوصی امتیاز کے ساتھ پاس کرنے پر پاکستان ٹائمز کے نیوز ایڈیٹر کمال صاحب کو یقین نہ آیا تھا۔ اس مرتبہ اسی نوجوان کے امپیریل کالج میں پروفیسر اور صدر شعبہ فزکس مقرر ہونے پر پاکستان ٹائمز کے مالک محترم میاں افتخار الدین صاحب کو یقین نہ آیا۔ ان کے نزدیک یہ اتنی حیران کن بات تھی کہ اس پر یقین کرنا ممکن نہ تھا۔ وہ انگلستان آتے جاتے رہتے تھے۔ وہ خود انگلستان جا کر محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے ملے اور واپس آ کر آپ کی حیرت انگیز علمی کامیابیوں اور کارناموں پر ایک تفصیلی مضمون پاکستان ٹائمز میں شائع کرایا۔ وہی مثل صادق آئی کہ چاند چڑھا کل عالم نے دیکھا اور کسی کے لئے بھی شبہ کی گنجائش اور انکار کی مجال نہ رہی۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

مجلس سوال و جواب

مجلس سوال و جواب منعقدہ ۳ جنوری ۱۹۹۷ء کی مکمل روداد ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر افادہ احباب کے لئے پیش کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے کیسٹ سے مرتب کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔
ملاقات کی یہ مجلس چونکہ نئے سال کی پہلی مجلس تھی اس پروگرام میں شریک ہونے والوں اور ناظرین کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں مبارک باد پیش کی گئی۔ اس کے بعد سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ (ادارہ)

لیکھرام کی ہلاکت کا عظیم الشان نشان

سو سال قبل ۱۸۹۷ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لیکھو کے مرنے کا ایک عظیم الشان نشان دکھایا تھا۔ ہندو قوم کے لئے یہ ایک عبرتناک نشان تھا لیکن بت پرستی جو ہے وہ ابھی تک بہت مضبوط نظر آتی ہے۔ اس قوم نے یا اس مذہب نے اس نشان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ حضور انور سے اس بارہ میں ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بت پرستی کا انجام ہم کب دیکھیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلی بات یاد رکھیں کہ لیکھو کے نشان کا بت پرستی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ آریہ ورت کے ماننے والے توحید کے دعویدار تھے اور لیکھو ان کا پہلوان بنا ہوا تھا۔ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ آریہ ورت نے توحید کی جو تعلیم دی ہے وہ اسلام سے زیادہ شاندار اور روشن ہے اور یہ بھی کہ آریہ ورت کا فلسفہ، حکمت اور سائنسی حقائق پر مبنی ہے اور قرآن کریم میں نعوذ باللہ من ذالک فرسودہ باتیں اور قصے کہانیاں ہیں۔ صرف توحید کا ایک مضمون ہے جو مشترک ہے باقی باتوں میں دیانند کی جو تعلیم ہے اور آریہ ورت کی جو عقل اور فطری روشنی ہے یہ ساری ویدوں کی مرہون منت ہے۔ پس آریہ جدید کو ایک بہت ہی قدیم سے جوڑتے تھے اور بیچ میں قرآن کریم کی تعلیم کو جو مقابلۃً بالکل نئی تھی فرسودہ تعلیم قرار دیتے تھے۔ یہ تھا آریوں کے دعاوی کا خلاصہ اور جنگ کے داؤ پیچ جو انہوں نے اختیار کئے ہوئے تھے۔

لیکھرام کی بدزبانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح آریوں کو رگیدا ہے اور بہت زور سے پچھاڑا ہے چیلنج دے دے کر، اس کے گہرے زخم ان پر لگے جس کے نتیجہ میں لیکھرام بدتمیزی میں بہت بڑھ گیا اور تمسخر شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چیلنج بھی دیا کہ تم جس رسول کے پیروکار ہونے کے دعویدار ہو اور اس پر فخر کرتے ہو اس کے متعلق گستاخی کرتا ہوں تم میرا کیا کر سکتے ہو۔ بدتمیزی کروں گا اور تمہارے متعلق بھی اور تم بھی اپنے خدا کو بلاؤ، میں بھی بلاتا ہوں اور پھر دونوں اپنا الہامی مقابلہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور نشر کریں۔ چونکہ لیکھرام کی بدگوئی اور بدتمیزی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے نتیجہ میں دعا کی ہے اور اس پر آپ کو رویا میں وہ فرشتہ دکھایا گیا جو سرخ آنکھوں والا اور لیکھرام کا پتہ پوچھ رہا تھا اور خنجر کے ساتھ اس کو ہلاک کرنے کا اردہ رکھتا تھا۔ اور پھر ساتھ عید والا الہام "ستعرف یوم العید والعید اقرب" کہ تو عید والے دن اس بات کو جان لے گا اور عید قریب تر ہے یعنی عید سے ملے ہوئے دن کو یہ یہ نشان ظاہر ہوگا اور آپ نے اس کی مدت گنتی کے چھ سال لکھی تھی کہ اس عرصہ میں یہ نشان ظاہر ہو جائے گا۔ اس کے مقابلہ پر لیکھرام نے جو پیش گوئی کی اس میں تین سال کی مدت معین کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو چھ سال کا لمبا عرصہ ہے وہ تین سال کا توڑ تھا اور اس کی نامرادی کو اس پر ظاہر کرنا اور سو فیصد ثابت کرنا پیش نظر تھا۔ ورنہ عموماً اتنے لمبے عرصے کی دور کی خبر عجیب لگتی ہے اور یہ واقعہ حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے پہلے ہوا۔ یہ جو مباہلہ ہوا ہے یہ دراصل حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے پہلے کا ہے اور وہ جو چھ سال کا وقت مقرر ہوا ہے یہ بعد میں ہوا ہوگا۔ حضرت مصلح موعود کی پیدائش ۱۸۸۹ء کی تھی۔ اس سے پہلے لیکھرام نے اپنا وہ دعویٰ شائع کر دیا اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے کا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ انہوں نے جو الہام بتایا ہے کہ خدا مجھے ایک بیٹا دے گا جو دنیا میں شہرت پائے گا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا لیکن لیکھرام کہتا ہے مجھے میرے خدا نے مطلع کیا ہے کہ سب جھوٹ ہے، شیطانی توہمات کا ایک پلندہ ہے اور کچھ بھی پیدا نہیں ہوگا۔ اگر پیدا ہوا تو گویا وہ ایک لوتھڑا ہوگا اس میں کوئی جان نہیں ہوگی اور چند دن کے اندر اندر وہ ذلت کی موت مر جائے گا اور تین سال کے اندر اندر قادیان سے مرزا اور اس کے پیروکاروں کا نشان مٹا دیا جائے گا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا، کناروں تک تو کیا قادیان میں ہی اس کی شہرت دفن ہو کر ختم ہو جائے گی۔ پس لیکھرام کی یہ جو پیش گوئی ہے یہ لازمی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۸۶ء کی پیش گوئی کے بعد اور مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے ہوئی ہے۔

میں نے ایک دفعہ اس پیش گوئی کو سارٹ آؤٹ کیا تھا اور اس کے جو چھ سال کا عرصہ ہے وہ اتنا قطعی اور یقینی بنتا ہے کہ کسی دشمن نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔ اگر اس میں کوئی شک ہوتا تو لازماً دشمن کوئی اعتراض اٹھاتے کہ الہام جھوٹا نکلا۔ چھ سال گزر گئے کچھ نہیں ہوا۔ میں نے اس پر باقاعدہ ایک مضمون لکھا ہوا ہے۔ سوانح فضل عمر میں اس کو Discuss ہوا ہے۔ اس میں پورے حوالے اور ساری تاریخیں دی ہوئی ہیں۔ پیش گوئی مصلح موعود کے بعد اور مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے لیکھرام نے جوابی تعلی شائع کی۔ جب بشیر اول فوت ہوئے ہیں تو پھر ایک شور و غوغا بھی اٹھا ہے کہ دیکھو جی کیا ہو گیا۔ پھر جب مصلح موعود پیدا ہوئے ہیں پھر اس کے تین سال بعد تک یہ دیکھتا رہا ہے کہ بچہ پیدا ہوا ہے، بڑھ رہا ہے، کچھ نہیں کر سکا اور پھر چھ سال کی مدت کے اندر یہ مارا گیا۔

دنیا کا بہترین ادب

دنیا بھر کے ادب میں یہ سوال بار بار اٹھایا جاتا ہے کہ ادب کی ضرورت و اہمیت کیا ہے اور وہ کون سا معیار ہے جس پر پرکھ کر ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ ادب ہے اور یہ ادب نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے محترم عبید اللہ صاحب علیم کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ادب کا جو اصل Touch Stone ہے یعنی وہ پتھر جس پر گھسا کر دیکھا جاتا ہے کہ سونا ہے یا گند ہے یہ تو فطرت ہے کیونکہ اس کا زبان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی علم سے کوئی تعلق ہے۔ کیونکہ ایسے زمانوں میں جب کہ عرب میں الف اور الباء پڑھنا بھی شاذ کے طور پر تھا اور اکثر جہلاء ہی تھے یہاں تک کہ ملک ہی جہلاء کا ملک کہلاتا تھا اس زمانہ میں عربی کلام نے جو ترقی کی ہے مسلمان بھی بعد میں اسی کا حوالہ دیتے رہے اور پھر قرآن کریم کی صورت میں عربی کلام بلند شان اور عروج کو پہنچا جو سب پر بالا رہا اور اس کے بعد فصاحت و بلاغت کا حوالہ یا قرآن کریم سے دیا گیا یا قبل از قرآن عرب جہلاء کے کلام سے دیا گیا جو بہت اونچے درجے کا کلام ہے اس کا کسی کے صاحب علم ہونے سے کوئی تعلق نہیں وہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی اندرونی روشنی تھی جس نے وہ کلام پیدا کیا۔ شیکسپیئر کسی سکول یا یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ نہیں تھا لیکن چوٹی کے علماء جو بڑی بڑی یونیورسٹیوں سے ڈاکٹریٹ کرتے ہیں وہ اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں حالانکہ وہ ایک معمولی عام انسان تھا جو لوگوں کے گھوڑے پکڑ کر چلتا تھا۔ لوگ رسیاں باندھ کے جہاں گھوڑے باندھا کرتے تھے وہ باہر ان کی حفاظت کیا کرتا تھا۔

پس ایک بات یہ ثابت ہو گئی کہ فصاحت و بلاغت یا ادب کا تعلیم سے تعلق نہیں ہے۔ دنیا کا چوٹی کا ادب اس انسان پر نازل ہوا جو دنیا کے لحاظ سے تعلیم یافتہ نہیں تھا۔ اس کا تعلق دراصل فطرت کے اس سرچشمہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے توازن کا حسن اپنے اندر رکھتا ہے اور یہ حسن دراصل اندرونی توازن ہے کہ جب خیالات میں ڈھلتا ہے تو بہترین ادب بنتا ہے۔ اس پہلو سے ہر ادب کا خدا تعالیٰ کی سچائی یعنی توحید کے چشمہ کے قریب تر ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں جتنے بھی چوٹی کے لکھنے والے ہیں ان کے اندر ایک اندرونی روشنی ہے ایک توازن ہے اور ایک غیر معمولی قوت ہے، ایک ادب ہے جو پھوٹتا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کی زبان اور حرفوں کا تول اتنا عجیب ہوتا ہے کہ ایک حرف کو اٹھا کر آپ دوسری جگہ نہیں رکھ سکتے۔ یہ درحقیقت اس توازن کی مثال ہے جس کے متعلق قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کائنات ایسی ہے جس میں تم کہیں کوئی بھی رخنہ یا اونچ نیچ نہیں دیکھو گے یعنی جہاں کوئی چیز رکھ دی گئی ہے وہاں سے ہٹا کر دوسری جگہ نہیں رکھ سکتے۔ تو اس سے ایک تعریف یہ نکل آئی یعنی ایک تو یہ ہے کہ اس کا منبع کیا ہے اور دوسرے وہ جانچا کیسے جائے۔ اس کا جانچنا یہ ہے کہ جو لفظ جہاں رکھ دیا جائے وہاں سے پھر اٹھایا نہ جا سکے سوائے اس کے کہ مضمون سے ناانصافی کرے۔ تو یہ فطری ادب جب تک گہرے انسانی فطرت کے سرچشمہ سے نہ نکلے اسوقت تک بنایا نہیں جا سکتا۔

پس ادب خود ساختہ نہیں ہوتا۔ ادب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ودیعت ہے، ایک تخلیق ہے اور ایسا آدمی جہاں بھی ہو نیم دیوانہ بھی ہوگا۔ تو اس کی زبان پر بھی ادب کے سرچشمے پھوٹ سکتے ہیں اور کئی ایسے لوگ ہیں جو دیوانہ وار پھرتے ہیں اور نہایت اعلیٰ درجہ کا کلام ان کی زبانوں سے نکلتا ہے۔ سو ساری تفصیل میں جانا اس وقت ممکن نہیں اور نہ ہی ادب کے سارے نمونے دے کر بتانا ممکن ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ مختصر اصولی جواب سردست کافی ہونا چاہئے۔

آسمانی ادب اور مادی ادب میں فرق

مکرم علیم صاحب نے مزید عرض کیا ادب کی ضرورت اور اہمیت کا بھی ایک مسئلہ ہے کہ جہاں الہام موجود ہو وہاں ادب کیا کام سرانجام دیتا ہے۔ انسان کی کون سی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ میرے ذہن میں اصل میں غالب کا ایک شعر ہے ۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

اس کی حقیقت کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا ایک تو الہام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معین وحی کی صورت میں نازل ہوتا ہے اور ایک وہ شعلہ نور ہے جو دل کی تہذیب یا فطرت کی تہذیب سے دل سے اٹھتا ہے۔ میں وہ بیان کر رہا ہوں۔ جہاں تک الہام کا تعلق ہے قرآن کریم اسے یوں بیان کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نور ہے یہ بھڑک اٹھنے کو تیار تھا "ولولم تمسسہ نار" خواہ اسے آگ نہ بھی چھوتی۔ پس یہ جو مقام ہے یہ قابل غور ہے جن کا شعلہ نور بغیر کسی اور شعلے کے خود بخود بھڑک اٹھنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس پر عام انسان کو جو خدا سے تعلق نہ رکھتا ہو اس کو اندر سے ایک روشنی پھوٹتی ہوئی نظر آتی ہے اور وہ اس کا نام نوائے سروش رکھ دیتا ہے حالانکہ وہ اوپر سے نہیں اترتی لیکن جب وہ اوپر سے اترتی ہے تو نور علیٰ نور بن کر اس کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ وہ مضمون ہی اور ہو جاتا ہے۔ پس آسمانی ادب اور مادی ادب کے درمیان یہ فرق ہے۔

قرآنی فصاحت و بلاغت پر غیر مسلموں کا اعتراض

مکرم عبید اللہ صاحب علیم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے قرآن کریم کے آسمانی ادب کا ذکر فرمایا تو اس پر ایک دوست نے یہ سوال اٹھایا کہ فصاحت و بلاغت کی بات چل نکلی ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ اکثر غیر مسلم یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جب آپ نے یہ کہا کہ بات چل نکلی ہے تو اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں پہلے یہ سوال نہیں تھا اب بات چھڑی ہے تو آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ میں وہ کاغذ پکڑا ہوا ہے جس پر سوال لکھے ہوئے ہیں اب یہ حسن اتفاق ہے یا اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ بعینہٖ پہلے وہ سوال ہوا جس کا آپ کے سوال کے ساتھ تعلق ہے۔ سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا واقعی حضور یہی بات ہے اور اپنے سوال کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک عراقی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

گستاخ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام

پنڈت لیکھرام ۱۸۵۶ء میں موضع سیدپور تحصیل چکوال ضلع جہلم میں ایک برہمن گھرانہ میں تارا سنگھ کے ہاں پیدا ہوا- ۱۵ برس کی عمر میں اپنے چچا گنڈا رام کے پاس پشاور آگیا- یہیں اس نے گورمکھی اور گیتا وغیرہ پڑھیں اور مسلمانوں سے مباحثات کا آغاز کیا- ۷۶ء میں پولیس کی ملازمت کرلی اور نقشہ نویس سارجنٹ کے عہدہ تک پہنچا لیکن جوشیلی طبیعت کی وجہ سے افسروں سے نہ بن سکی چنانچہ ۸۴ء میں استعفیٰ دیدیا اور لاہور چلا آیا- اس سے پہلے وہ آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی سے ملاقات کرکے ۸۱ء میں پشاور میں آریہ سماج کا قیام عمل میں لاچکا تھا اور آریہ سماج پشاور کا صدر بن گیا تھا- ان کی منگنی بھی ہوچکی تھی لیکن اس نے آریہ دھرم کی خدمت کے لئے شادی سے انکار کردیا اور زبردستی کرنے پر گھر چھوڑ کر چلے جانے کی دھمکی دی- چنانچہ اس کی منگیتر کی شادی اسکے چھوٹے بھائی سے کردی گئی...... لیکن دو ہی سال بعد لیکھرام نے ایک اور لڑکی لکشمی دیوی سے شادی کرلی-

آریہ سماجی ہونے کے بعد سے لیکھرام نے آریہ سماج کے منشور کے مطابق اسلام اور بانی اسلام کے خلاف بدزبانی شروع کی- ایک رسالہ 'دھرم آپدیش' بھی جاری کیا جو دو سال بعد مالی مشکلات کے باعث بند ہوگیا- ۸۴ء میں لاہور آکر تحریر و تقریر میں بدزبانی کی انتہا کردی- اس کی دریدہ دہنی کی مثال تک دینا قلم کو زیب نہیں دیتا- اس کی کل تصانیف ۳۳ ہیں- جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے براہین احمدیہ کے ذریعہ دشمنان اسلام کو دعوت مبارزت دی تو لیکھرام ۸۵ء میں پہلی بار شیر خدا کے مقابل آیا- حضورؑ نے براہین احمدیہ میں دشمن اسلام کو دس ہزار کا انعامی چیلنج دیا تھا اس لالچ میں لیکھرام نے حضورؑ سے خط و کتابت میں قادیان آنے پر آمادگی ظاہر کی لیکن ۲۰۰ روپے ماہوار کا مطالبہ کیا - حضورؑ نے جواباً فرمایا "ہمارا مقابلہ عوام الناس سے نہیں ہے بلکہ ہر قوم کے چیدہ اور منتخب اور صاحب عزت لوگوں سے ہے"- اس پر اس نے خود کو آریہ سماج کا لیڈر کہنا شروع کیا تو حضور نے لیکھرام سے آریہ سماج قادیان، لاہور، پشاور، امرتسر کے ممبران کی حلفاً تصدیق چاہی جسے وہ پیش نہ کرسکا- اگرچہ وہ قادیان آیا لیکن اس نے حضورؑ کی یہ بات قبول کرنے سے انکار کردیا کہ ایک سال یا کم از کم ۴۰ روز حضورؑ کے پاس قیام کرے جبکہ اسے اس سے دگنی تنخواہ کا بھی وعدہ دیا گیا جو وہ پشاور میں لیتا رہا تھا- دراصل اس کا اصل مقصد استہزاء کرنا تھا چنانچہ وہ ٹال مٹول کرتا ہوا قادیان سے چلا گیا اور جاتے ہوئے ۱۱ دسمبر ۸۵ء کو خط میں لکھا کہ رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں- پھر اپنی ایک کتاب میں اس نے دعائے مباہلہ لکھی کہ اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر......-

۱۸۸۵ء میں حضرت اقدسؑ نے سرخ چھینٹوں کے نشان والا کشف دیکھا تھا جس کے بارے میں ۹۷ء میں فرمایا کہ وہ خون لیکھرام کا ہی خون تھا جس کے نشان کپڑے پر موجود ہیں- جنوری ۸۶ء میں جب حضورؑ چلہ کشی کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تو لیکھرام کے بدانجام کے بارے میں بھی حضورؑ کو خبر دی گئی- چنانچہ حضورؑ نے ایک اشتہار شائع کیا کہ اگر لیکھرام اس پیشگوئی کے ظہور سے ڈرتا ہو تو پیشگوئی شائع نہیں کی جائے گی...... لیکن اس بدقسمت نے بہت شوخی اور دلیری سے حضورؑ کی پیشگوئیوں کو واہیات کہا اور سخت استہزاء سے پیش آیا- تب حضورؑ نے اسکے بارے میں پیشگوئی شائع کردی کہ یہ شخص ۲۰ فروری ۹۳ء سے ۶ سال کے اندر سزا پائے گا- لیکن پیشگوئی کی اشاعت کے بعد بھی اس کی شوخی دور نہ ہوئی اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں نہایت گندے اور غلیظ اشتہارات شائع کئے- حتی کہ حضورؑ کو گمنام خطوط کے ذریعہ قتل کی دھمکیاں بھی موصول ہوئیں- چنانچہ ۲/ اپریل ۹۳ء کو حضورؑ کو ایک کشف میں وہ شخص دکھایا گیا جو لیکھرام کے قتل کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور کیا گیا تھا- اسی سال مولوی محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرکے حضرت مسیح موعودؑ نے عید سے ملحقہ ایک نشان کی بشارت کا ذکر فرمایا- پھر فروری ۹۷ء میں جب لیکھرام بھی قادیان میں موجود تھا اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو یہ خبر دی کہ وہ پھر قادیان نہ آئے گا-

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو بروز ہفتہ شام ۷ بجے لیکھرام پر پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے، جو شدھ ہونے اس کے پاس آیا ہوا تھا، خنجر کا ایسا وار کیا کہ لیکھرام کی انتڑیاں باہر نکل آئیں- اسے میو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ایک احمدی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب موجود تھے لیکن سرجن ڈاکٹر پیری رات ۹ بجے پہنچ پائے جنہوں نے لیکھرام کا پیٹ سیا لیکن ابھی وہ فارغ ہوکر ہاتھ دھونے نہ پائے تھے کہ ٹانکے ٹوٹ گئے جو ان کو دوبارہ لگانے پڑے- آخر پنڈت لیکھرام تقریباً ۶ گھنٹے بقائی ہوش و حواس "عذاب شدید" میں مبتلا رہنے کے بعد ۷ مارچ کی صبح ۴ بجے چل بسا-

لیکھرام کی موت کے بعد ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور مسلمانوں سمیت چار ہزار لوگوں نے تحریری طور پر یہ گواہی دی کہ خدا کی بات پوری ہوگئی ہے لیکن آریہ سماج والوں کی اکثریت نے اسے سازش قرار دے کر قاتل کی گرفتاری کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا- جس کے نتیجہ میں ۸ اپریل کو حضرت اقدسؑ کے گھر کی تلاشی بھی لی گئی- چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنے ایک اشتہار میں آریہ سماج سے ایسی بے کار کوششوں کو ترک کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کوئی اب بھی مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے تو وہ میرے سامنے مؤکد بعذاب قسم کھائے- اور اس کے بعد اگر وہ ایک برس تک میری دعا کی زد سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں- اس اشتہار کے جواب میں ایک آریہ سماجی گنگا بشن نامی نے اخبار پنجاب سماچار میں از خود شرائط لکھ کر آمادگی ظاہر کردی اور جب حضور اقدسؑ نے اسکی شرائط مان لیں تو پھر وہ راہ فرار اختیار کرگیا- اس کی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی بھی سامنے آئے لیکن بشن داس کی طرح جلد ہی راہ فرار اختیار کی :

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

حضورؑ نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں یہ بیان فرمایا ہے کہ لیکھرام کی موت سے آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی بھی پوری ہوئی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک شخص قتل کیا جائے گا اور آسمانی آواز جو رمضان میں آئے گی گواہی دے گی کہ وہ غضب الٰہی سے مارا گیا اور شیطان آواز دے گا کہ وہ مظلوم مارا گیا- چنانچہ حضورؑ نے ۱۴/ رمضان ۱۳۱۰ھ کو لوگوں کو مطلع کیا تھا کہ ایک فرشتہ لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا گیا ہے- نیز حضورؑ نے ان مسلمانوں کو جو دعا کے منکر تھے (یعنی سر سید احمد خان وغیرہ) یہ توجہ دلائی کہ اگر دعا کی قبولیت نہ ہوتی تو یہ نشان کیونکر ظاہر ہوتا......- پھر اللہ تعالیٰ نے لیکھرام کو سامری کے بچھڑے سے تشبیہ دیتے ہوئے اس کو عذاب ملنے کا ذکر بھی فرمایا تھا- چنانچہ لیکھرام اور سامری کے بچھڑے کی مماثلتوں نے اس خدائی خبر پر مہر تصدیق ثبت کردی مثلاً جس طرح بچھڑا بے جان تھا اسی طرح لیکھرام بھی روحانی زندگی سے عاری تھا- بچھڑا ایک کھلونا تھا تو لیکھرام آریہ سماج کے ہاتھوں ایک کھلونا بنا ہوا تھا- بچھڑا ٹکڑے کیا گیا اسی طرح لیکھرام کے ساتھ بھی ہوا- دونوں ہی جلائے گئے اور دونوں کی راکھ دریا میں بہائی گئی-

حضرت اقدسؑ نے اپنے عربی الہام کے حوالے سے مزید فرمایا کہ لیکھرام کی موت سے ۶ کے عدد کا خاص تعلق ہے- چنانچہ لیکھرام پیشگوئی سے ۶ برس کے اندر یعنی چھٹے برس میں، ۶ مارچ کو اپنے عبرتناک انجام کو پہنچا- اس کی موت پر حضورؑ نے فرمایا "ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے، درد بھی ہے اور خوشی بھی- درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا، زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آجاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی وہ زندہ ہوجاتا- وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں اس سے کوئی بات انہونی نہیں اور خوشی اس بات کی ہے کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی-"

حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار میں بطور پیشگوئی یہ مزید فرمایا کہ یہ واقعہ اب دنیا کو کبھی نہیں بھولے گا اور یہ کہ شدھ ہونے کا طریق صرف اسلام ہے جس میں داخل ہوکر انسان قادر خدا کے ساتھ باتیں کرنے لگتا ہے-

پنڈت لیکھرام کے عبرتناک انجام سے متعلق خصوصی مضامین ماہنامہ "مصباح" مارچ ۹۷ء میں بقلم محترم سید احمد علی شاہ صاحب، ماہنامہ "خالد" مارچ ۹۷ء میں بقلم محترم مبشر احمد ایاز صاحب اور ماہنامہ "انصار اللہ" مارچ ۹۷ء میں بقلم محترم نصر اللہ ناصر صاحب شائع ہوئے ہیں-

-......☆......☆......☆......-

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحبؓ

حضرت سیٹھ صاحب کا تعلق میمن قوم سے تھا- آپ ۱۸۷۴ء میں بمبئی میں سیٹھ آدم صاحب کے ہاں پیدا ہوئے، کاروباری ماحول میں پرورش پائی اور جامع مسجد بمبئی سے ملحقہ ایک دکان میں تجارت شروع کی اور نیلی چھتری والے تاجر مشہور ہوئے- آپ کے والد سندھ کے مشہور بزرگ پیر رشید الدین صاحبؒ "صاحب العلم" عرف پیر جھنڈے والے کے مرید تھے جو آپکو بھی بچپن میں ہی پیر صاحب کے پاس لے گئے اور پیر صاحب سے عرض کی کہ اس کی بیعت لے لیں- آپ نے پیر صاحب سے پوچھا کہ بیعت کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ پیر صاحب نے آپ کو بغور دیکھا اور پانی منگواکر دم کرکے آپ کو پلایا اور آپکے والد صاحب سے فرمایا کہ تمہارا یہ لڑکا ایک بڑے بزرگ انسان کی بیعت کا شرف حاصل کرے گا-

حضرت سیٹھ صاحب کو دعویٰ مسیح موعودؑ کا علم ۱۸۹۳ء میں پنجاب کے ان اخبارات سے ہوا جن میں حضورؑ کے خلاف مضامین شائع ہوتے تھے- جب آپ نے چند تصانیف منگواکر مطالعہ کیں اور سچائی واضح ہوگئی تو پیر صاحب العلم کی خدمت میں آپ نے لکھا کہ آپ صاحب بصیرت ہیں، حلفاً جواب دیں کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا کاذب- پیر صاحب نے جواباً آپ کو اپنی تین شہادتیں لکھ کر بھیجیں- اول یہ تھی کہ ایک روز بحالت کشف آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو ہم نے آپؐ سے سوال کیا کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو آپؐ نے جواب دیا "از ماست" یعنی ہماری طرف سے ہے- دوم یہ کہ ایک روز خواب میں آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضورؐ مولویوں نے اس شخص پر کفر کے فتوے لگائے ہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا "در عشق ما دیوانہ شدہ است" یعنی ہمارے عشق میں دیوانہ ہے- سوم یہ کہ ایک روز نیند اور بیداری کے درمیان غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہوئے- ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دیئے ہیں تو آپؐ نے بڑے جلال میں تین بار فرمایا "ھو صادق، ھو صادق، ھو صادق" - یعنی وہ سچا ہے، وہ سچا ہے-...... پیر صاحبؒ نے مزید تحریر فرمایا "یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے، ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہوگئے- ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے-"

یہ پیر صاحب العلم ہی تھے جنہوں نے ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں خط لکھ کر خود کو آپؑ کی خدمت میں پیش کیا اور اپنے خلیفہ کو حضورؑ کی خدمت میں بھجواکر یہاں تک عرض کیا کہ جو کچھ آپ فرمائیں گے

بقیہ صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

Watch Huzur everyday on Intelsat
NEW *PTV*
Rec., Dec., Dish
LNB are available
Muslim TV AHMADIYYA
>SUPER OFFER<
ZEE TV
SKY
Zee Cards & Dec.
DM 580,-
Saeed A. Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828
Helpline: 0049 171 3435 840

fozman
foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
9/5/97 - 18/5/97

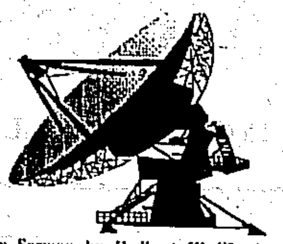

1 MOHARRAM
Friday 9th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya- Rawalpindi Vs Gujranwala (Final) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 26 (29.3.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : Mehfil-e-Hamd-o-Na'at , Organized by Jamia Ahmadiyya, Rabwah (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Durood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 9.5.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 9.5.97
15.15	Computers For Everyone -Part 8
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
22.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 9.5.97 (R)
23.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 9.5.97 (R)

2 MOHARRAM
Saturday 10th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computer's For Everyone - Part 8 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety : Atfal Rally, Pakistan (Part 2)
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 9.5.97
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 9.5.97 (R)
08.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Fazl Mosque , London , U.K.
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -10.5.97
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 10.5.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

3 MOHARRAM
Sunday 11th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Horizon : Tech Talk (No. 12)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.5.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Moshaira (Part 1)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Organized By Ansarullah , U.K. (8.7.95) (Part 1)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 11.5.97
15.30	Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Part 3)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Programme Waqfeen-e-Nau , Bahawalnagar
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi
21.30	Dars-ul-Quran (No. 25) (1995) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London
23.30	Learning Chinese

4 MOHARRAM
Monday 12th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz - "Programme Waqfeen-e-Nau , Bahawalnagar" (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Part 3) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (11.5.97)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Quiz "Programme Waqfeen-e-Nau , Bahalwalnagar " (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 25) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
08.30	Bait Bazi (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme
14.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	M.T.A Sports -Basket Ball Tournament - Markham Vs Vaughan
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Norwegian

5 MOHARRAM
Tuesday 13th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Basket Ball Tournament - Markham Vs Vaughan (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (23.2.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (13.5.97)
15.00	Medical Matters : "Disorder of the Nervous System" Guest : Dr. Lateef Qureshi Host : Dr. Sultan A.Mobashir
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (13.5.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

6 MOHARRAM
Wednesday 14th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Disorder of the Nervous System " Guest : Dr. Lateef Qureshi Host : Dr. Sultan A. Mobashir
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (13.5.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran -
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.5.97)
15.15	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Masih Maud (A.S) : Life of Hadhrat Sh. Yaqoob Ali Irfani Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - Bhagharay Baingan
21.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.5.97) (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

7 MOHARRAM
Thursday 15th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon: 1) Moshaira 2) Symposium - Speech By : Waheed Ahmed 3) Poem
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.5.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (11.8.95)
08.00	Al Maidah -Bhagharay Baingan (R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Quiz Programme : Nasirat-ul-Ahmadiyya Bahawalpur
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 27 (13.5.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Khuddam-ul-Ahmadiyya , Islamabad '96 (Part 1)
22.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

8 MOHARRAM
Friday 16th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Nasirat-ul-Ahmadiyya Bahawalpur (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 27 - (13.5.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Khuddam-ul-Ahmadiyya , Islamabad '96 (Part 1) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Durood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 16.5.97
14.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 16.5.97
15.15	Computers For Everyone -Part 9
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq
21.30	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 16.5.97 (R)
22.45	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 16.5.97 (R)

9 MOHARRAM
Saturday 17th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Response To Phil Arms , A Christian Priest By : Maulana M. A. Cheema (No. 1)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 9 (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends -16.5.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 16.5.97
08.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.50	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, At Fazl Mosque , London (3.5.97)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -17.5.97
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.5.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

10 MOHARRAM
Sunday 18th May 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Horizon : Tech Talk (No. 13)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.5.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner :- Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Moshaira (Part 2)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London , Organized By Ansarullah , U.K. (8.7.95) (Part 2)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 18.5.97
15.30	Around The Globe : All Pakistan Industrial Exhibition (Final Part)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Programme By Waqfeen-e-Nau - Chak Chatha
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi - Karachi Vs Rabwah
21.30	Dars-ul-Quran (No. 26) (1995) By Hadhrat, Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London
23.30	LearningChinese

Please note : Programmes and timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44.181.874.8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, May 9, 1997 No. 19

حاصل مطالعہ

(سید شعیب احمد جنود - کینیڈا)

پچھلے دنوں "ایوان اردو دہلی" کا شمارہ نظر سے گزرا جو دسمبر ۸۸ء میں مولانا آزاد نمبر کے نام سے شائع ہوا ہے۔

اس شمارہ میں جہاں مولانا آزاد کی زندگی اور ان کے کاموں کے بارہ میں مختلف مضامین شائع ہوئے ہیں وہاں "طنزیات آزاد" میں سے چند پیراگراف بعنوان "علمائے دنیا پرست" اور "مذہب کی دوکان" حاضر خدمت ہیں جو آج کل کے نام نہاد علماء و فضلاء کے کرداروں کی حقیقی رنگ میں عکاسی کرتے ہیں :-

علمائے دنیا پرست

"سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے لیکن علمائے دنیا کبھی یکجا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور ادھر انکے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہی حال ان سگانِ دنیا کا ہے ساری باتوں میں متفق ہو سکتے ہیں لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سڑ رہی ہو وہاں پہنچ کر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ ان کا سرمایہ ناز علم حق نہیں ہے جو تفرقہ مٹاتا اور اتباع سبل متفرقہ کی جگہ ایک ہی صراط مستقیم پر چلاتا ہے بلکہ یکسر علم جدل و خلاف ہے۔ نفس پرستی اس کی کثافت کو خمیر دیتی اور دنیا طلبی کی آگ اس کی ناپاکی کے بخارات کو اور زیادہ تیز تر کرتی رہتی ہے۔

فساق و فجار خرابات میں بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کا جام صحت پیتے ہیں اور چور اور ڈاکو مل جل کر راہزنی کرتے ہیں مگر یہ گروہ خدا کی مسجد اور زہد و عبادت کے صومعہ و خانقاہ میں بیٹھ کر بھی متحد و یک دل نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ ایک دوسرے کو درندوں کی طرح چیرتا پھاڑتا اور پنجہ مارتا رہتا ہے۔

میکدوں میں محبت کے ترانے اور پیار و الفت کی باتیں سننے میں آجاتی ہیں مگر ہمیں محراب مسجد کے نیچے پیشوائی اور امارت کے لئے ان میں سے ہر ہاتھ دوسرے کی گردن پر بڑھتا اور خونخواری کی ہر آنکھ دوسرے بھائی کے خون پر لگی ہوئی نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے احبار یہود سے فرمایا "تم نے داؤد کے گھر کو ڈاکوؤں کا بھٹ بنا دیا ہے"۔ ڈاکوؤں کے بھٹ کا حال تو نہیں معلوم لیکن ہم نے مسجدوں کے صحن میں بھیڑیوں کو ایک دوسرے پر غراتے اور خون آشام دانت مارتے دیکھا ہے۔"

مذہب کی دوکان

مذہب کے دوکانداروں نے جہل و تقلید اور تعصب و ہوا پرستی کا نام مذہب رکھا ہے اور روشن خیال تحقیق جدید کے عقل فروشوں نے الحاد اور بے قیدی کو حکمت و اجتہاد کے لباس فریب سے سنوارا ہے۔

نہ مدرسہ میں علم ہے نہ محراب مسجد میں اخلاص اور نہ میکدے میں رندانِ بے ریا۔ ارباب صدق و صفا ان سب سے الگ ہیں اور سب سے پناہ مانگتے ہیں، ان کی راہ دوسری ہے۔

ہم کعبہ و ہم بت کدہ سنگ رہ ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

("طنزیات آزاد" ایوان اردو دہلی۔ مولانا آزاد نمبر، دسمبر ۸۸ء)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اعمال کی جزا ان کو بڑھا چڑھا کر عطا کرے گا۔ حضور نے اس کے ایک اور نہایت لطیف معنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک "یزیدھم" کا مضمون "کفر عنا سیأتنا" یا "یعفوا عن السیأت" سے تعلق رکھتا ہے۔ جو انسان اپنی بدعادات کو توڑ پھینکتا ہے بظاہر ہو کم ہو گا زیادہ تو نہیں ہو گا۔ زیادہ وہ تبھی ہو گا اگر بدیوں سے دور ہونے کا مضمون سمجھ آجائے اور قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں کھولا ہے کہ تم اپنی بدیوں کو حسن کے ذریعہ دور کرو۔ حسن بدی کو دھکیل باہر کرتا ہے جیسے نور اندھیرا ان کو دھکیل کر باہر کرتا ہے۔ جب بہتر عادتیں بعض بری عادتوں کی جگہ لیں گی تو یہ "یزیدھم من فضله" کا مضمون ہے۔ وہ وفا کرنے والی عادتیں ہوں گی۔ یعنی جوں جوں بدیاں جھڑیں گی تو حسن میں اضافہ ہو گا اور جب حسن میں اضافہ ہو گا تو لوگ تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں گے اور تمہاری طاقت میں بھی اضافہ ہو گا۔ حضور نے اس پہلو سے احباب کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا کہ بدی نیکیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ جب بظاہر ایسا نظر آتا ہو کہ بدیاں نیکیوں پر غالب آ رہی ہیں تو در حقیقت وہ نیکیاں گیر حقیقی اور کھوکھلی ہوتی ہیں اور نیکیاں ہوتی ہی نہیں ورنہ نیکی اپنی حقیقت کے ساتھ قائم ہو تو نا ممکن ہے کہ وہ بدیوں پر غالب نہ آئے۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالہ سے بتایا کہ انسان کا جو گناہ بخشا جائے اس سے انسان کو ایک طبعی نفرت اور دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کی بخشش وہی ہوئی ہے جہاں آپ کو گناہ سے نفرت ہوئی ہے۔۔ جب گناہ سے نفرت ہو جائے تو پھر چھوٹے چھوٹے باریک داغوں کو دور کرنے کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آسمان سے برکت اتر رہی ہے اگر آپ کی دعوت الی اللہ کو پھل نہیں لگ رہا تو آپ کے اندر کچھ کمزوریاں ہیں جنہیں اللہ جانتا ہے۔ جب تک ان بدیوں کو دور کرنے کا عمل شروع نہیں کرتے "یزیدھم من فضله" کا وعدہ آپ کے حق میں پورا نہیں ہو گا۔

حضور نے فرمایا کہ گناہ سے نفرت کے لئے دعا کے ذریعہ مدد مانگنا لازم ہے اور جس چیز سے نفرت ہے اس سے دوری کے لئے عملی قدم اٹھانا بھی لازم ہے۔ کثرت گناہ کی وجہ سے دعائیں کوتاہی نہ ہو۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے توبہ اور بیعت کے مضمون کو بھی تفصیل سے بیان فرمایا اور بتایا کہ اصل بیعت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بیعت ہی ہے جو امت کی زندگی کی ضمانت ہے۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

لندن (نمائندہ الفضل) مورخہ ۲۴ر اپریل ۹۷ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ مکرم منیر صلاح الدین عودہ صاحب ابن مکرم صلاح الدین محمد عودہ صاحب آف کبابیر بہمراہ مکرمہ امانی حمید انور صاحبہ بنت مکرم حمید انور صاحب (برطانیہ) بعوض مبلغ چار ہزار امریکن ڈالر حق مہر۔

☆ مکرم عامر ملک صاحب ابن مکرم بلال الدین ملک صاحب آف ساؤتھ ہال بہمراہ مکرمہ عطیہ بشیر صاحبہ بنت مکرم محمد ادریس احمد بشیر صاحب آف کینیڈا بعوض ۱۵ ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر۔

حضور انور نے اعلان سے پہلے مسنونہ آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی اور قول سدید اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔

مکرمہ امانی حمید انور صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۵ر اپریل کو محمود ہال میں منعقد ہوئی اور مورخہ ۲۶ر اپریل کو مکرم منیر عودہ صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ہر دو تقریبات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت شرکت فرمائی۔ عزیزم منیر عودہ اور عزیزہ امانی دونوں ہی بڑے اخلاص کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے میں رضاکارانہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ تقریبات ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

بقیہ الفضل ڈائجسٹ از صفحہ ۱۲

ہم وہی کریں گے۔

حضرت پیر صاحب کے خط کے بعد اگست ۹۶ء میں حضرت سیٹھ صاحبؓ نے تحریراً بیعت کر لی اور نتیجۃً شدید مخالفت کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ ۹۸ء میں قادیان آئے اور ۱۹۰۰ء میں پھر حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خطبہ الہامیہ سننے کا شرف بھی حاصل کیا۔ اس موقعہ پر مسجد اقصیٰ میں ایک گروپ فوٹو لیا گیا جس میں آپؓ بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔۔ آپکی تعلیم اگرچہ معمولی تھی لیکن وسیع مطالعہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے عشق کے باعث آپ علم و عرفان میں ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ آپؓ کے پاس حضورؑ کے متعدد خطوط تھے۔ ۱۹۰۲ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی پہلی شادی کے موقع پر حضرت سیٹھ صاحبؓ نے ایک سرخ رنگ کی ایک مخملی ٹوپی بھجوائی جس پر یہ الہام لکھوایا "مظهر الحق والعلا كأن الله نزل من السماء" گویا آپ کی دور بین نگاہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق کو پہچان لیا تھا۔

حضرت سیٹھ صاحب کو مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی مولانا ابوالنصر آہ نے ایک خواب سنائی کہ دونوں بھائی قادیان گئے ہیں اور مرزا صاحب سے ملاقات کے دوران ابوالکلام آزاد نے سخت کلامی کی تو پاس ہی بیٹھے ہوئے ایک بزرگ نے ان کو زوردار آواز میں ڈانٹا۔ حضرت سیٹھ صاحب نے انہیں وہی گروپ فوٹو دکھایا تو مولانا نے حضرت مسیح موعودؑ اور ان بزرگ کو پہچان لیا جو خواب میں دکھائے گئے تھے۔ وہ بزرگ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ تھے۔ اس خواب کے تین سال بعد وہ اپنے چھوٹے بھائی کو لے کر ۲ مئی ۱۹۰۵ء کو نماز ظہر سے قبل قادیان پہنچے اور بیعت کی سعادت پائی۔

حضرت سیٹھ صاحبؓ کو یہ سعادت بھی حاصل تھی کہ جو احمدی سمندر پار جایا کرتے ان کی مہمان نوازی آپؓ فرمایا کرتے۔ حضرت مصلح موعودؓ جب حج کے لئے تشریف لے جانے لگے تو بمبئی میں آپؓ ہی کے ہاں قیام فرمایا۔ حضرت سیٹھ صاحبؓ ۱۹۳۵ء میں بمبئی کے پہلے امیر نامزد ہوئے اور ۴۸ء تک یہ خدمت آپؓ کے سپرد رہی۔ آپؓ بہت عبادت گزار، مہمان نواز اور مالی خدمت میں فیاض تھے۔

۳۸ء میں آپؓ نے کولمبو میں بھی کاروبار شروع کیا مگر ۴۲ء میں خسارہ کے ساتھ یہ کاروبار بند کرنا پڑا۔ اس صدمہ کو آپؓ نے بہت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ ۴۸ء میں آپ کراچی آگئے جہاں ۷ دسمبر ۵۷ء کو وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب کیا گیا۔

حضرت سیٹھ صاحبؓ کا ذکر خیر محترم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصار الله" مارچ ۹۷ء میں الفضل کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔۔